۷۸۶/۹۲

اصلاة والسلام عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم

انسانوں میں وہ انسان سب سے بہتر ہے جو علم دین کو سیکھے اور

دوسروں کو بھی اس علم سے آگاہ کرے، یعنی سیکھائے (الحدیث)

ولولہ انگیز چھ تقریروں کی ایک منفرد کتاب

محمد مشفق رضا نوری

# خطبات قادری

(مولف)

(مولانا) شرف الدین خان قادری)

محمد مشفق رضا نوری

(ناشر)

قادری بکڈپو نور اللہ روڈ الہ آباد



۹۴۱۵۳۶۱۰۳۰

نام کتاب----------------خطبات قادری

نام مولف--------------مولانا شرف الدین خان قادری

بن حاجی محمد ظہیر خان صاحب مقام کھجوری پوسٹ اوسیا ضلع غازی پور

حسب فرمائش--------------مولوی ندیم الدین شمسی

و مولانا ممتاز عالم صاحب و قاری سراج الحق صاحبان و جملہ احباب

کمپوزنگ--------------(مولانا) وقار ارشد، قادری

کمپیوٹرس نور اللہ روڈ الہ آباد

ناشر--------------شاداب اینڈ شارق برادرس الہ آباد

## ملنے کے پتے

رضوی بکڈ پو مرزا غالب روڈ الہ آباد۔ غوثیہ پبلیشر مرزا غالب روڈ الہ آباد۔ مکتبہ نور نور اللہ روڈ الہ آباد۔ رضوی کتاب گھر مٹیا محل دہلی۔ اسلامک پبلیشر مٹیا محل دہلی ۔ ادریس بک سیلر کوتوالی کے سامنے الہ آباد۔ نیر بک سیلر نخاس کہنہ الہ آباد۔ طلحہ بکڈ پو کوتوالی کے سامنے الہ آباد۔ ۵۶۶



# شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو جملہ اولیاء کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

و
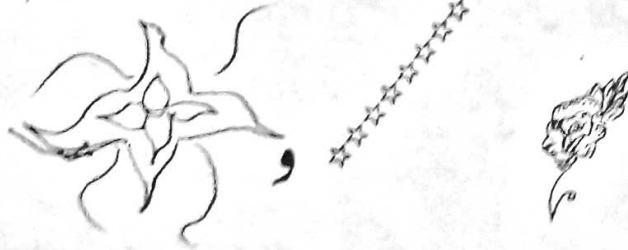
اپنے چھوٹے بھائی محمد جاوید خان (مرحوم) کی طرف

منسوب کرتا ہوں۔

(الحقیر)

محمد شرف الدین خان قادری

# موئف کے قلم سے

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

الحمد اللہ میری پہلی کتاب اسلامی معلومات مع سوال و جواب جسے قادری بکڈ پو الہ آباد سے چھپوا کر شائع کیا۔ اس قدر مقبول ہوئی کہ ہر سال تقریبا سات ہزار کتابیں عوام تک پہونچتی ہیں اور دن بدن تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

الحمد اللہ اس درجہ قبولیت عامہ نے مجھے مزید حوصلہ بخشا اور میری دوسری کتاب ارشادات رسول آئی اور خوب پسند کی گئی عوام و خواص نے ہاتھوں ہاتھ لیا اب ہماری تیسری کتاب بنام خطبات قادری آپ کے ہاتھ میں ہے جو کی چھ موضوعات پر مشتمل ہے امید کہ یہ کتاب مدارس اسلامیہ۔ کے طلبہ کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ اب آگے اللہ کی بارگاہ میں دعاء گو ہوں کہ اس مختصر سے رسالہ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قبول فرمائے اور اس رسالہ کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے آمین۔

(الحقیر محمد شرف الدین قادری)



# فہرست مضامین



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمیں کرنی ہے شہنشاہ بطحا کی رضا جوئی

وہ اپنے ہو گئے تو رحمت پروردگار اپنی



## پہلی تقریر

## وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

اما بعد!

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا فَاِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْ ھُمَا

صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہٗ النبی الکریم

شمع رسالت کے پروانو! غوث اعظم کے متوالو!

حضرات گرامی! ابھی ابھی میں نے خطبے کے بعد قرآن مقدس کی ایک مشہور و معروف آیت کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا، جس میں خداوند قدوس نے دو عظیم الشان ہستیوں کا تذکرہ کیا ہے۔

خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے:

"اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو یہاں تک کہ جب ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں اخیر عمر کو پہنچ جائیں تو تم انہیں اف تک نہ کہو یعنی اذیت و تکلیف نہ پہنچاؤ اور انہیں مت جھڑکو بلکہ نرمی سے پیش آؤ اور جب تم ان سے کلام کرو تو نہایت ہی

عجز وانکساری کے ساتھ کلام کرو، ادب احترام کے ساتھ کلام کرو۔"

میرے دوستو! آخر ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا کہ وہ بھی ایک انسان ہے مگر اتنی تاکید خاص کر ان دونوں کے لئے کیوں کی جارہی ہے، کہ تم اسے اُف تک نہ کہو اور اگر کلام کرو تو نہایت ہی عجز وانکساری کے ساتھ کلام کرو۔

**ماں کے احسانات:** آخر ایسا کیوں؟ میرے ذہن کے سطح پر جونہی یہ سوال ابھرے گا، میرے ذہن کے دریچوں میں جونہی یہ سوال پیدا ہوگا، تو ماں کی مہربانیاں اپنے دامن تھام لیں گی، ان کی شفقت ومحبت راستہ روک لیں گی، ماں کا لطف وکرم، آپ سے سوال کریں گی۔ بیٹا! بھول گئے میں ہی ہوں جس نے تمہیں اپنے جگر کے خون کو دودھ بنا کر پلایا ہے اور تمہیں پروان چڑھایا ہے اور تمہیں جوانی کی منزل پر کھڑا کیا ہے۔

میں ہی ہوں کہ جب تم بستر پر پیشاب کر دیا کرتے تھے تو تمہیں دوسری جانب سلا دیا کرتی تھی اور میں تمہارے پیشاب کئے ہوئے جگہ پہ سو جایا کرتی تھی اور جب تم اُس جانب بھی پیشاب کر دیا کرتے تھے تو میں تمہیں اپنے سینے پر سلا دیا کرتی تھی، میں ہی ہوں جس نے تمہیں اپنے شکم میں نو مہینے تک لئے پھرتی رہی اور تمہارے وزن کو برداشت کرتی رہی۔

**باپ کے احسانات:** تمہارے سامنے الگ دیوار بن کر کھڑے ہوتے ہوئے نظر آئیں گے، باپ کی محبت آپ سے سوال کرے گا، بیٹا! بھول گئے؟ میں ہی ہوں جس نے تمہارے خاطر لوگوں کی غلامی کی تھی، تمہارے خاطر لوگوں کی نوکری کی تھی، میں ہی ہوں جس نے تمہارے پیٹ پالنے کے



لئے عزیز واقارب اور وطن کی محبت کو چھوڑ کر لوگوں کی نظروں سے دور جا کر، اپنا دیس چھوڑ کر پردیس جا کر سکون وراحت کو قربان کر کے دھوپ اور گرمی میں اپنے بدن کو جلا کر، اپنے بدن کو گرمی کی تپش دیکر، اپنے بدن کے خون کو جلا کر تمہاری پرورش کی ہے۔

عزیزان ملتِ اسلامیہ!

اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ آج ہمارے سینوں میں ہمارے والدین کے لئے کتنی محبت ہے، انہوں نے ہمارے گلشنِ قلب میں کتنے پھول کھلائے ہیں، پھر بھی ہم ان کے احسانات اور شفقتوں اور محبتوں کے بدلے میں ہم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟ ہم میں سے اکثر وبیشتر لوگ والدین کی نافرمانی کرتے ہیں اور تکلیف وایذا دیتے ہیں اپنے والدین کے محبت کے لگائے ہوئے چمن کے پھولوں کو قدموں سے مسل دیتے ہیں پھر بھی ایک ماں اپنے بیٹے کو کبھی بد دعا نہیں دیتی ہے، اگر کچھ کہتی بھی ہے تو دل سے نہیں کہتی ہے بلکہ خداوند قدوس سے یہی دعا کرتی ہے کہ اے میرے رب! اے رب کعبہ! تو ہمارے لال کو، تو ہمارے لختِ جگر کو، تو ہمارے نور نظر کو، ہمیشہ سکون وراحت کی زندگی عطا کر۔ لیکن آپ کو چھوٹے بچے کو دیکھ کر سبق حاصل کرنا چاہئے کہ جب عمدہ لباس میں ملبوس ہو کر کہیں جاتے ہیں یا کہیں سے آتے ہیں اور آپ کا بچہ دھول میں بیٹھ کر کھیلتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ پر جونہی اس کی نظر پڑتی ہے بچہ دوڑتا ہوا آکر آپ سے لپٹ جاتا ہے۔ اس وقت آپ یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ آپ کے کپڑوں میں شکنیں پڑ رہی ہیں آپ کے کپڑں میں گرد وغبار لگ رہا ہے بلکہ اپنے بیٹے کو

گلے سے لگا لیتے ہیں۔اس وقت آپ یہ نہیں سوچتے کہ میں جس طرح اپنے
بچے سے محبت کر رہا ہوں ،اسی طرح میرے والد بھی مجھ سے محبت کئے
ہوں گے،اسی طرح میرے والد بھی محبت والفت کے گلشن میں مجھے گھمائے
ہوں گے، میرے والد بھی الفت و پیار بھری نظروں سے مجھے دیکھے ہوں
گے، آپ اپنے بچے کو جب بھی بھوکا دیکھتے ہیں آپ تلملا اٹھتے ہیں ،آپ کی
محبت و پیار اس کے حق میں پکار اٹھتی ہے اس کی بھوک و پیاس آپ سے
دیکھی نہیں جاتی اس وقت آپ دھوپ و گرمی کی پرواہ نہیں کرتے ہیں اور ان
کے کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لئے دھوپ میں لوگوں کا کام کرنے لگتے
ہیں تا کہ کسی طرح اپنے لاڈلے کو بھوکے رہنے نہ دیں۔خود بھوکے رہتے ہیں
لیکن بیٹے کو کھلاتے ہیں ،اپنے غم میں رہ کر بیٹے کو خوش رکھتے ہیں ،مگر بھی
آپ نے سوچا ہے کہ جس طرح میں اپنے بیٹے کو کھلا رہا ہوں اسی طرح میرا
باپ بھی اپنے بھوکے رہ کر مجھے شکم سیر کیا ہوگا۔باپ اپنے بیٹے کی خوشی کو اپنی
خوشی سمجھتا ہے،اپنے غم میں رہ کر بیٹے کو خوش رکھنا چاہتا ہے۔اس کے باوجود
انسان اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے، انہیں تکلیف دیتا ہے ،ان کی
نافرمانی کرتا ہے۔ایسے انسان کی سزا جہنم ہے۔

اللہ کے حبیب نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کی رات اتنی مقدس
رات ہے کہ انسان جو دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور گناہوں
سے توبہ کرتا ہے ان کی توبہ قبول کی جاتی ہے ۔لیکن اس شخص کا گناہ بھی
معاف نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی دعا قبول ہوگی جو والدین کو ایذا دیتا ہے ان
کی نافرمانی کرتا ہے۔



برادران اسلام! ایک ماں کو اپنے بیٹے سے کتنی محبت ہوتی ہے
آپ اس واقعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت میرے پاس بھیک
مانگنے کے لئے اپنے بچوں کے ساتھ آئی میں نے اسے تین کھجور دیا،اس
عورت نے کھجور اپنے دونوں بچوں کو دے دیا اور ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال
لی۔دونوں بچے کھجور جلدی سے کھا کر ماں کے منہ کو تکنے لگے،ماں بھی کھجور
منہ میں ڈال چکی تھی لیکن حلق کے نیچے ابھی اتاری بھی نہیں تھی کہ دونوں بچے
یک ٹک ماں کے منہ کو دیکھتے رہے تو ماں کو یہ گوارہ نہ ہوا کہ کھجور کو حلق کے
نیچے اتار دیں، ماں کی ممتا جاگ اٹھی ، ماں کے دل کو یہ گوارہ نہ ہوا کہ وہ کھجور کو
نگل لے اور بچے منہ دیکھتے رہیں۔ماں کی محبت تلملا اٹھی ،ماں کا کلیجہ دہل گیا
،ماں منہ میں ڈالے ہوئے کھجور کو دوبارہ نکالتی ہے اور اپنے دونوں جگر گوشوں
کو نصف نصف تقسیم کر دیتی ہے۔

خالق کائنات نے ارشاد فرمایا وبالوالدین احسانا والدین
کے ساتھ بھلائی کرو والدین کی قدر کرو، ان کی خدمت کرو۔

اے لوگو! تمہیں جنت میں جانے کا شوق ہے؟ تمہیں جنت کی
ضرورت ہے؟ اگر تمہیں جنت کی تلاش ہے، تو والدین کی خدمت کرو، ان
کے حکم کو مانو، تمہیں جنت مل جائے گی۔اس لئے کہ ان کے قدموں کے نیچے
جنت ہے۔ان کے پیروں تلے جنت تلاش کرو۔اس لئے خدا کے رسول
جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے والدین کے
تلووں کے نیچے جنت ہے، تمہیں جنت کی تلاش ہے تو ان کو خوش رکھو۔ان

کی خدمت کرو۔

مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فر
کہ اگر تم کو تمہارے والدین تم کو گھر سے نکلنے کے لئے کہیں تو تم ان کے حکم
فراموش نہ کرو۔ اللہ کے حبیب نے صرف حکم ہی نہیں دیا بلکہ عمل کر کے
دکھایا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ اللہ کے نبی ایک مرتبہ صحابہ کرام کے درمیان
تشریف فرما تھے کہ دائی حلیمہ پر نظر پڑی۔ فرمایا اللہ کے نبی نے، اے لوگو
میری دائی ماں ہیں، چادر کو بچھا دو، اللہ کے نبی نے خود چادر کو زمین پر بچھا
دیا۔ دائی حلیمہ نے کالی کملی پر بیٹھنے کے بجائے اسے چوم لیا۔ بہر حال
ماں کی قدر، یہ ہے، ماں کی عزت یہ ہے، ماں کا احترام، ایک ماں اپنے
کو خوش رکھنا چاہتی ہے اس کا بیٹا اس کے حکم کو مانے یا نہ مانے، چاہے اس
تکلیف دے یا آرام، ماں کی ممتا ہمیشہ اپنے لال اپنے جگر کے ٹکڑے کو خو
رکھنا چاہتی ہے۔ آپ اس واقعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک ماں کو ا
لال سے کتنی محبت ہوتی ہے۔

آئے پہلے درود پاک پڑھ لیں۔ اللھم صلی علیٰ سیدنا ال

دوستو! مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے۔ ایک بستی میں ایک بڑھیا رہتی
تھی، اس کا ایک لاڈلا بیٹا تھا، اس کے سوا اس خاکدان گیتی پر اس کا کوئی نہیں
تھا، بڑھیا نے اپنے لال کو بڑے الفت و پیار سے پال کر جوانی کے پائدان
پر کھڑا کیا تھا، بڑی محنت ومشقت سے پروان چڑھائی تھی، بڑی جتن سے
پیار و محبت سے پال پوس کر جوان کی تھی، جب بچہ جوانی کے دہلیز پر قدم رکھا
تو ماں کو خیال آیا کہ بیٹے کے شادی کرادوں، ماں کا دل اپنے بیٹے کو دیکھ کر



خوشی سے باغ باغ ہوگیا، ماں کا دل جگمگا اٹھا، ماں کا دل جھوم اٹھا، ماں
سوچنے لگی بیٹے کا دل جوان ہوگیا ہے، میں اپنے ویران گھر کو روشن کروں گی،
اپنے گھر کی زینت کے لئے ایک دلہن لاؤں گی، جو ہمارے گھر کو زینت
بخشے گی اور ہمارے بڑھاپے کا سہارا بنے گی، یہی سوچ کر وہ لڑکی کی تلاش
میں لگ جاتی ہے آخر کار کچھ عرصے کے بعد لڑکے کی شادی ہو جاتی ہے۔
ایک دلہن گھر میں داخل ہوتی ہے، ماں کا دل کھل اٹھتا ہے، ماں خوشی سے
پھولے نہ سمانے لگتی ہے، وہ اس خوشی میں تھی کہ اب یہ دلہن بڑھاپے کا سہارا
بنے گی، وہ اس امید میں تھی کہ ہماری خدمت کرے گی، مگر نتیجہ اس کے
خلاف نکلتا ہے، وہ بیٹا جس کو دنیا کے تمام مصیبتوں کو جھیل کر پالی، لوگوں کے
دروازے پر بیٹھ کر مانگ کر کھلاتی تھی، اپنے چھاتی سے دودھ پلا کر جوانی کی
گلشن کا پھول بنائی تھی، اپنے شفقتوں اور محبتوں کے سایہ میں پال کر جوان
کی تھی، وہ بیٹا بیوی کی بات میں لگ گیا اور بیوی جس کو دیکھ کر ماں خوشی سے
پھل رہی تھی، وہ سوچتی تھی کہ آنے والی دلہن ہماری خدمت کرے گی، ہم
سے میٹھی میٹھی باتیں کرے گی، وہ دلہن جب گھر میں آئی، تو بجائے ساس کی
خدمت کرنے کے شوہر سے شرط رکھی کہ اگر تمہاری ماں گھر میں رہے گی، تو
میں قطعی گھر میں نہیں رہوں گی۔ اس کا شوہر بیوی سے کہتا ہے، میں اپنی ماں
کو تم سے بہت دور رکھوں گا، جہاں وہ تمہیں نظر نہیں آئے گی، لیکن تم نہ جاؤ
میں اپنی ماں کو الگ کر سکتا ہوں مگر تم کو میں کبھی الگ نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر بیٹا
کھلتا ہے اور ماں کو بہت دور ایک جھونپڑی میں رکھ دیتا ہے، اس کو پرایا بنا دیتا
ہے، اور کل جو گھر کی زینت بنی تھی اس کو اپنا بنا لیتا ہے۔

عزیزان ملت اسلامیہ!

سوچنے کا مقام ہے وہ ماں جس نے آنچل اٹھار کر دعائیں مانگی ہے اپنے
بھوکے رہ کر اپنے لڑکے کو کھانا کھلائی تھی اس ماں کو کیا لگا ہوگا جب اپنا ہی بیٹا
اس کو گھر سے نکال رہا ہوگا ماں کے دل میں کتنی چوٹ لگی ہوگی، لیکن ماں
کا دل اتنا نازک ہوتا ہے کہ بیٹا ماں کو گھر سے نکال رہا ہے، پھر بھی ایک ماں
اپنے بیٹے کو بد عانہیں دیتی ہے، پھر بھی ماں برا نہیں مانتی ہے بلکہ بیٹے کو خوش
رکھنے کے خاطر گھر سے نکل جاتی ہے تا کہ میرا بیٹا خوش رہے، وہ یہ سوچ کر
ایک جھوپڑی میں رہنا پسند کرتی ہے اور پھر بھی رب کعبہ سے دعا کرتی ہے
،اے مالک ہمارے لال کو تو ہمیشہ خوش رکھنا ماں دعا دے کر چلی جاتی ہے
،ماں اس جھوپڑی میں رہنے لگتی ہے، بیٹا ماں کو وہی تھوڑا سا کھانا دیتا ہے ماں
کھا لیتی ہے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی ہے اے میرے رب میرے لاڈلے پر
رحمت و فضل کی بارش برسا، اپنی عنایتوں کے دروازے کھولدے، اسی طرح
کچھ دن گذرا، ایک دن بیٹا بہت دیر تک کھانا نہیں پہنچایا تھا وجہ یہ تھی کہ وہ
ظالم بیوی اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی کہ تم نے بڑھیا کو الگ کر دیا ہے مگر کھانا
کیوں کھلاتے ہو، اس کا مطلب ہے کہ تم مجھ سے زیادہ اپنی ماں سے محبت
کرتے ہو، تو وہ نادان جواب دیتا ہے کہ میں تم سے زیادہ کسی سے محبت نہیں
کرتا ہوں، بیوی کہتی ہے اگر تو واقعی اپنی ماں سے زیادہ مجھ سے محبت کرتا ہے
تو اپنی ماں کا کلیجہ میرے سامنے لا کر رکھدے، تب میں سمجھوں گی کہ تم مجھ
سے زیادہ محبت کسی سے نہیں کرتے ہو اس نادان نے کہا یہ تو چند منٹ کا کھیل
ہے یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے یہ کہہ کر ہاتھ میں چھری اور تشتری لیکر



ل دیتا ہے ادھر ماں دروازے پر بیٹھ کر انتظار کر رہی ہے کہ میرا بیٹا اب تک
یوں نہیں آیا شاید م کھانا پکنے میں دیر ہوگئی ہوگی میرا بیٹا ضرور آئے گا یہ درد
ے پر بیٹھ کر سوچ رہی ہے کہ تب تک چھری اور تشتری چھپائے ہوئے
با آیا، ماں پوچھتی ہے بیٹا آج آنے میں بہت دیر ہوگئی، کیا بات ہے۔ بیٹا
لہتا ہے، بس یونہی اور پھر اچانک اٹھتا ہے اور تیز دھار دار چھری سے ماں
کے سینے پر حملہ کر دیتا ہے اور ماں کے سینے کو چیر دیتا ہے، ماں کے سینے کو
اک کر دیتا ہے، بوڑھی ماں کے سینے سے خون کا فوارہ جاری ہو جاتا ہے، جس
ینے سے دودھ پلا کر ماں نے اس بیٹے کو جوان کیا تھا وہ ہی جو بیٹا اپنی ماں کا
بنا چیر رہا تھا ماں کے سینے سے خون کا فوارہ جاری تھا وہ خون جس کو دودھ بنا
لر ماں نے پلائی تھی اواس نادان کو جوان کیا تھا وہ ہاتھ پاؤں تڑپ رہا تھا
س ہاتھوں سے تھپکیاں دے کر سلائی تھی، جب لاش کا تڑپنا بند ہو گیا تو
وان نے کلیجہ نکالا اور گھر کو چل دیا چلتے چلتے ایک پتھر سے ٹھوکر لگ جاتی ہے
رچھری تشتری الگ الگ گر کر بکھر جاتا ہے سب کو باری باری اٹھاتا ہے کلیجہ
ٹھانا چاہتا ہے تو کلیجہ سے آواز آتی ہے بیٹا کہیں تمہیں چوٹ تو نہیں لگی، کہیں
م کو تکلیف تو نہیں ہوئی۔

میرے دوستو! غور کرنے کا مقام ہے کہ ایک بیٹا اپنی ماں کے کلیجہ
کو چیر کر لے جا رہا ہے پھر بھی ماں اپنے بیٹے سے پوچھتی ہے کہ بیٹے کہیں
تمہیں چوٹ تو نہیں لگی؟ ماں کا کلیجہ ابھی بھی بیٹے کو خوش رکھنا چاہتی ہے
لانکہ جب بچہ وجود میں آتا ہے تو اس وقت اگر ماں چاہتی تو گلا دبا کر مار
سکتی تھی، نمک چٹا کر مار سکتی تھی لیکن ماں کی ممتا گوارہ نہیں کرتی ہے بلکہ اس

بچے کے لئے تن من دھن لٹا دیتی ہے، اس کی خوشی کو اپنی خوشی جانتی ہے
کائنات کے پالنہار نے اس کے دل کو اتنا نرم بنایا ہے، شیشے سے بھی زیادہ
نازک اور موم سے بھی زیادہ نرم اور اس کے دل میں دریا کے پانی سے بھی
زیادہ محبت کی روانی ہوتی ہے۔

ایک آدمی نبی کی بارگاہ میں اپنی والدہ کو کاندھے پر لئے آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ آج چالیس برس ہو گیا ہے اور میں اپنی والدہ کو کاندھے پر
لئے پھر رہا ہوں اور یہ اندھی ہو گئی ہے۔ کیا میں نے اپنی والدہ کی مہربانی کا
حق ادا کر دیا یا نہیں؟ اللہ کے نبی نے فرمایا ان کے احسان کا ادا کرنا انسان
کے طاقت سے باہر ہے، جب بچہ پیدا ہوتا ہے اس وقت جو جھٹکا لگتا ہے اس
جھٹکے کا بھی ابھی تم حق ادا نہیں کر پائے ہو وہ جس وقت تم کو پیدا کر رہی تھی تو
تولد کے وقت جتنی تکلیف ہوتی ہے اس کا حق ادا نہیں کر پائے ہو۔

برادران اسلام! سوچنے کی بات ہے چالیس سال کاندھے پر
لئے پھرتا رہا پھر بھی وہ حق ادا نہیں کر پایا تو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ تم
تو ان کو ایک دن بھی کاندھے پر نہیں اٹھائے تو تم ان کا حق کیسے ادا کر سکتے ہو؟

اے والدین کے نافرمان اولاد کل تم قیامت کے دن کیا جواب
دو گے جب کہ تمہارے والدین خداوند قدوس سے کہیں گے اے رب
کائنات آج انصاف فرما، آج انصاف فرما، آج انصاف کا دن ہے، اس
وقت تم کیا جواب دو گے اس وقت تم کس سے فریاد کرو گے اس وقت خداوند
قدوس فرمائے گا تم کو دنیا میں بھیجا تھا جنت حاصل کرنے کے لئے لیکن تم نے
جنت کو دنیا ہی میں چھوڑ دیا ہے اب تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔



اے والدین کے نافرمانی کرنے والو! تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اس
لئے میں کہتا ہوں کہ اگر تمہیں جنت حاصل کرنے کی خواہش ہے تو والدین
کی خدمت کرو۔ دنیا میں۔ اے والدین کے نافرمان اولاد اس عذاب سے
ڈرو جس کے بارے میں اللہ کے حبیب نے ارشاد فرمایا کہ جہنم کی آگ اگر
سوئی کے برابر بھی دنیا میں بھیج دی جائے تو پوری دنیا جل کر خاکستر ہو جائیگی
اس راستے سے بچو جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور
جس کے نیچے آگ کا سمندر ہے موجیں مارتا ہوا اور جب ماں کے نافرمان
بیٹے اس راستے سے گذریں گے تو اپنے گناہ کے سبب اس میں دھکتی ہوئی
آگ میں گر پڑیں گے۔ وہاں اس کا کوئی فریاد رساں نہ ہوگا کوئی اس کا مدد
گار نہ ہوگا، وہ فریاد کرتا رہے گا کوئی سننے والا نہ ہوگا، چیختا رہے گا کو تسلی دینے
والا نہ ہوگا، آہ وفغاں کرتا رہے گا مگر کوئی اس کا سہارا نہ ہوگا اس ہولناک جگہ
میں جلتا رہے گا۔ اگر تمہیں جنت کی تلاش ہے تو حضرت حسن کریمین نے
جس طرح اپنے والدین کی خدمت کی اسی طرح خدمت کرو تمہیں جنت
مل جائیگی۔

## ماں کی بددعا کا حیرتناک اثر

ایک بزرگ نے مکہ معظمہ جانے کا ارادہ کیا ان کی ماں اس کے مکہ
جانے پر خوش نہ تھی بہت منت وسماجت کے باوجود ان کو راضی نہ کر سکیں اور وہ
مکہ کے لئے روانہ ہو گئے ادھر ان کی ماں نے بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری
کے ساتھ بددعا کی کہ پروردگار عالم میرے بیٹے نے مجھے جدائی کے آگ
میں جلایا ہے، تو اس پر کوئی عذاب نازل فرمادے، یہ بزرگ رات کے وقت

ایک شہر میں پہونچے اور عبادت کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے، عجیب
اتفاق سے اسی رات ایک چور کسی کے گھر میں داخل ہوا، مالک مکان کو جب
چور کا علم ہوا، تو چور بھاگ پڑا، لوگ اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے، چور مسجد
کے دروازے پر آ کے غائب ہوگیا، لوگ یہ سمجھ گئے کہ وہ مسجد ہی میں گیا ہے،
اندر چلے گئے وہاں دیکھا کہ یہی بزرگ کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے ہیں،
انہیں پکڑ کر حاکم شہر کے پاس لے گئے، حاکم نے ان کے ہاتھ پیر کاٹنے اور
آنکھ نکالنے کا حکم دیا، تو لوگوں نے ان کے حکم کے مطابق ہاتھ اور پیر کاٹ
دئے، آنکھیں نکال دی اور شہر میں اعلان کر دیا کہ یہ چور کی سزا ہے۔ تو اس
بزرگ نے فرمایا لا تقولو ذالك بل قولو هذا جزاء من
قصد طواف مكة بلا اذن امه: ترجمہ: یہ مت کہو کہ یہ چور کی سزا ہے
بلکہ یہ کہو کہ یہ ماں کے اجازت کے بغیر طواف مکہ کرنے والے کی سزا ہے
جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو ایک بزرگ ہیں اور انکے حال سے واقف
ہوئے تو سبھی لوگ رونے لگے اور ان کو عبادت خانہ کے پاس لا کر چھوڑ گئے
ان کا تو یہ حال ہے ادھر ان کی ماں اسی عبادت خانے کے اندر یہ دعا کر رہی
تھی یا رب ان اِبتلیت ابنی بلاء اَعِده الی حتی
اراہ: ترجمہ - اے پروردگار عالم تو نے میرے بیٹے کو کسی مصیبت میں مبتلا
کر دیا ہے تو اسے میرے پاس لوٹا دے تاکہ میں اسے دیکھ لوں، ماں اندر یہ
دعا مانگ رہی ہے اور بیٹا دروازے پہ ندا دے رہا ہے میں ایک بھوکا
مسافر ہوں مجھے کھانا کھلا دے نہ بیٹا کو معلوم کہ اپنے ہی دروازے پر صدا
دے رہا ہوں نہ ماں کو معلوم ہے کہ یہ بھوکا مسافر میرا ہی بیٹا ہے ماں نے کہا



دروازے کے پاس آؤ مسافر نے کہا میرے پاس پیر نہیں ہے میں کیسے آؤں
ماں نے کہا ہاتھ بڑھاؤ مسافر نے کہا میرے ہاتھ بھی نہیں ہیں ماں اب تک
نہیں پہچان سکی تھی اس نے کہا اگر سامنے آ کر تجھے کھانا کھلاؤں تو میرے اور
تمہارے درمیان حرمت قائم ہو جائیگی۔ فقیر بولا آپ اس کا بھی اندیشہ نہ
کریں میں آنکھ سے محروم ہوں تو ماں ایک روٹی اور کٹورے میں ٹھنڈا پانی
لے کر آئی اور اسے کھلایا پلایا مگر پہچان نہ سکی، مگر مسافر پہچان لیتا ہے اور ماں
کے قدموں پر چہرہ رکھ دیتا ہے اور عرض کیا انا ابنكَ العاصی اے
مہربان میں آپ کا نافرمان بیٹا ہوں اب اماں بھی پہچان گئی اور بیٹے کی یہ
روح فرسا اذیت دیکھ کر ماں کا سینہ ٹکڑا ٹکڑا ہوگیا وہ بلک اٹھی اور زبان کی راہ
سے یہ صدا بلند ہوئی پروردگار عالم جب حال اتنا برا ہوگیا تو میری اور میرے
فرزند کی روح کو قبض فرما لے تاکہ لوگوں کے سامنے ہم رسوا اور شرمندہ نہ
ہوں۔ ابھی یہ دعا پوری بھی نہ ہو پائی تھی کہ ماں اور بیٹے فوت ہو گئے۔

یہاں بھی غور کرنے کا مقام ہے شاید بزرگ گھر سے جاتے وقت
چپکے سے نکل گئے تھے اسی لئے ان کی دامن نقوش پر چور کا بدنما داغ لگا، کوئی
بھی سفر ہو راہ چلنے کے لئے پیر کی ضرورت ہوتی ہے، راستے کو دیکھنے کے
لئے آنکھوں کی حاجت پیش آتی ہے اور نوشتہ راہ کے لئے ہاتھوں کو کام کرنا
پڑتا ہے اب دیکھ لیجئے بیٹے نے ماں کا دل دکھا کر جو سفر کیا تھا اس میں آنکھوں
کا بھی تعاون پیش کیا تھا ہاتھوں نے بھی اسے مدد پہنچائی تھی اور پیر تو پورے
طور پر اس میں شریک تھا لہٰذا پیر بھی کاٹے گئے ہاتھ بھی کاٹا گیا اور آنکھ بھی
نکال کر باہر پھینک دی گئی اور اس نے یہ درس عبرت دیا کہ دیکھ جن اعضاء

کی رفاعت میں تو نے ماں کو جدائیگی کی آگ میں جلایا تھا آج انھیں
کی جدائیگی کی آگ نے تجھے جلایا تھا آج انہیں اعضاء کی جدائیگی
تجھے جلا رہی ہے تو نے ماں کو اپنا منہ دیکھنے سے محروم کیا تھا تو آج تو
کی زیارت سے محروم ہے، ماں کی خوشنودی کی برکتوں سے بیٹا نے
قدموں کو چوم کر اس کے جلتے ہوئے دل کو ٹھنڈا کیا، تو رحمت پروردگار
اس کے دل سوختہ کو نسیم جنت کے پر کیف جھونکے سے ٹھنڈا کی۔
رسالت کے مطابق ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے بیٹے نے ماں
قدم کو چوم کر اپنے کو جنت ابدی کا حقدار بنالیا۔ تو اسے قدرت نے فوراً
جوار اقدس میں بلا کر بہشت بریں کی شمیم دل آویز سے نواز دیا۔ کہ تمہیں
کا دل توڑنے کی سزا فوراً ملی ہے تو اس سے دل جوڑنے کی جزا بھی فوراً
سزا بھی کچھ دہری تکلیف اٹھائی ہے تو جزا میں بے شمار ابدی راحتوں
سرفراز ہو جاؤ۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

☆☆☆



# دوسری تقریر

## كل نفس ذائقة الموت

جا گنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

# دوسری تقریر

## کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْت

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلُ نفسٍ ذائقۃُ الموت

ہوتی ہے ابتداء عالم کی انتہاء کیلئے — بنایارب نے جسے بھی وہ فنا کیلئے
جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے — حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے
آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں — سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں
کون کہتا ہے کہ مومن مرگیا — قید سے چھٹا وہ اپنے گھر گیا

ہر طرح سجایا اس گھر کو جس گھر میں ٹھہرنا ہے دو دن اور جس گھر میں ہمیشہ رہنا ہے کیسا ہے وہ گھر معلوم نہیں۔

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
زندگی ایک شوخ نیند کی طرح بیت گئی
جیسے جھونکا کوئی گلشن سے گزر جاتا ہے



### تمہیدی موضوع:

آج کے اس پرفتن ماحول میں ہی نہیں یہ اصول آغاز افرنش سے چلا آرہا ہے کہ خالق ارض سماوات جل جلالہ کی جملہ تخلیق میں کوئی شئی کوئی بات کوئی منصوبہ ایسا نہیں پایا جاتا جس سے مخلوق کا یہ اتفاق ہی پایا جاتا ہے اور اختلاف کا نام بھی نہ ہو۔

دوستان محترم! آپ جب اپنی زبان کو حرکت دے کر کوئی جملہ ادا کریں خوب غور وفکر کر کے کوئی پروگرام بنائیں اچھی طرح سوچ سمجھ کر کوئی منصوبہ تجویز کریں تو یہ لازمی اور ضروری نہیں کہ اپنی اس بات اور منصوبہ پر تمام کے تمام متفق ہی ہوں متفق اور مخالفت کوئی نہ ہو ایسا ہرگز دیکھنے میں نہیں آتا بلکہ حد تو یہ ہے کہ خون وپسینہ کی کمائی کھلانے والا باپ بھی اپنے دانشمند بیٹے کے سامنے منصوبہ کو پیش کرتا ہے تو بعض وقت بیٹا بھی باپ کا منصوبہ تسلیم نہیں کرتا کیوں کہ وہ اپنے باپ کے مشورے ومنصوبہ سے متفق نہیں ہوتا اسی طرح استاذ اگر اپنے تلمیذ خاص سے کوئی بات کہتا ہے تو بعض وقت شاگرد رشید بھی اپنے عقل وقیاس کے مطابق اپنے استاذ کی بات قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اپنے استاذ کی رائے سے اختلاف رکھتا ہے حتیٰ کہ اللہ وحدہ لاشریک کی وحدانیت سے اختلاف انبیاء ومرسلین کی نبوت ورسالت سے اختلاف اولیاء عظام کی ولایت وکرامت سے اختلاف فضائل سے اختلاف عقائد سے اختلاف نظریات سے اختلاف دستور سے اختلاف قانون سے اختلاف زندگی سے اختلاف بندگی سے اختلاف وضو میں اختلاف عقیدت بنانے میں اختلاف طریقت میں اختلاف بولی میں اختلاف رہنے میں

اختلاف گھر بنانے میں اختلاف مذہب اپنانے میں اختلاف سیاست میں
اختلاف غرض کہ ہر شئی میں اختلاف آج کا ماحول بن چکا ہے۔

## ہر شئی میں اختلاف

ان اختلافات کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج مسلمانوں میں جدا جدا جماعتیں
نظر آ رہی ہیں برساتی مینڈکوں کی طرح نئے نئے فرقۂ باطلہ ظاہر ہو رہی ہیں
جو کہ اپنی اپنی قیاس کے ذریعہ قرآن کریم واحادیث مبارکہ کے گمراہ کن
تراجم ومطالب لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور غیر ملکی ڈالروں کی
لالچ میں سیدھے سادھے مسلمانوں کے دلوں میں شکوک پیدا کر رہے ہیں
ولولہ ایمان وجزبہ ایمان رکھنے والے مسلمانوں کو ہلاکت تباہی کے گہرائی
میں ڈھکیل رہے ہیں سیدھے سادھے مسلمانوں کے قلوب سے عظمت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدت اولیا کو دور کر رہے ہیں جس کے زہر سے
مسلمانوں کے قلوب مردہ ہو جا رہے ہیں اسی سبب سے مسلمانوں کی تعداد
کثیر تعداد میں ہوتے ہوئے بھی رعب ودبدبہ سے مرعوب ہوتے جا رہے
ہیں قوم مسلم ہر اغیار دل کھول کر مظالم ڈھا رہے ہیں اس پر ظلم وبربریت
کے پہاڑ گرا رہے ہیں جدھر دیکھو مسلمان ایک خوف کی لہر میں گھرے ہوتے
ہیں یہ سب گروپ بندی اور فرقہ بندی کا نتیجہ ہے اسی فرقہ بندی کو دیکھ کر
شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال پکار اٹھے۔

فرقہ بندی سے کہیں کہیں ڈاتیں ہم
کیا زمانے میں پنپنے کی باتیں ہیں

الغرض مختصر یوں سمجھئے کہ خالق ذوالجلال کے جملہ تخلیق میں کوئی چیز



ی ایسی نہیں جس سے مخلوق نے اختلاف نہ کیا ہوں وہ ہے تذکرہ رب
عالمین کی اس فرمان عالی شان میں قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کُلُّ
نفس ذَائِقَةُ المَوت ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے موت کے متعلق ہنود
سے پوچھیں گے کہ اے ہنود تمہیں مرنا ہے تو وہ بھی کہے گا کہ مرنا ہے یہودی
سے پوچھیں گے کہ اے یہودی تمہیں لقمۂ اجل بننا ہے تو وہ بھی کہیں گے ہاں
ہاں ہمیں لقمۂ اجل بننا ہے اگر عیسائی سے پوچھیں گے کہ اے عیسائی تمہیں
اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے تو وہ بھی جواب دیں گے ہاں ہاں ہمیں دار فانی
سے کوچ کرنا ہے اگر مجوسی سے کہیں گے کہ اے مجوسی کیا تمہیں اس دنیا کو
خیر اباد کہنا ہے تو مجوسی بھی جواب دے گا ہاں ہاں ہمیں اس دنیا کو خیر ابادم کہنا
ہے اگر کسی دہریا سے کہیں گے کیا تمہیں اس دنیا سے جانا ہے جواب دیگا ہاں
ہاں اس دنیا سے جانا ہے اگر کسی سیکھ سے سوال کریں گے کیا تمہیں موت کے
گھاٹ اترنا ہے تو وہ بھی جواب دیگا ہاں ہاں موت کے گھاٹ اترنا ہے اگر
اس بندہ خدا سے موت کے بارے میں سوال کریں گے جن کے دل میں شمع
ایمان روشن ہو محبت اسلام پائی جاتی ہو یا اس سے معلوم کریں جس کا دل فوراً
ایمان سے خالی ہو تو تمام کے ایک ہی جواب ہونگے کہ موت بے شک آنی
ہے ایک نہ ایک دن یہ سب چھوڑ کر جانا ہے یعنی موت ایک یقینی شئی ہے ایک
مستحکم فیصلہ ہے ایک اٹل قانون ہے موت کی صداقت وحقانیت پر سب کا
اتفاق ہے۔

موت ایک سواری ہے جس پر ہر ایک کو سوار ہونا ہے
موت ایک ایسا پل ہے جو ہر ایک کو پار کرنا ہے

موت ایک ایسا دروازہ ہے جس پر ہر ایک کو گزرنا ہے

موت ایک ایسا منظر ہے جس کا ہر ایک کو نظارہ کرنا ہے

موت ایک ایسا راستہ ہے جس پر ہر ایک چلنا ہے

گویا کہ خالق ارض وسماء جل جلالہ عم نوالہ کی جملہ تخلیق میں صرف موت ہی ایک ایسی شئی ہے جس میں تمام لوگوں کا اتفاق ہے کائنات کی ہر چیز میں اختلاف کرلیا گیا ہے مگر موت کے بارے میں کسی نے چوں چرا بھی نہیں کی اس لئے آج میں اپنا موضوع سخن قرآن کریم واحادیث ومبارکہ کی روشنی میں فلسفہ وموت رکھتا ہوں تمام خوبیوں کے مالک اللہ عزوجل کی بے شمار صفات میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ اس نے ساری کائنات کی تخلیق فرمائی اس لئے اس کو خالق کہتے ہیں اور جب اس نے کسی کو پیدا نہیں کیا تھا تب بھی خالق تھا خالق کائنات نے ہم کو زندگی میں ملبوس فرما کر اس دنیا میں بھیجا اور وہی ایک دن لباس زندگی اتار کر لبادہ موت بھی پہنائے گا۔

تلاوت کردہ آیت کریمہ کے ذریعہ اللہ تعالی ہمارے ذہن کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر یاد دلا رہا ہے کہ جس طرح ہم نے تمہیں دنیا میں بھیجا ہے اسی طرح تم کو اس فانی دنیا سے کوچ کرنا ہے اپنے جملہ احباب سے جدا ہونا ہے یہ دنیا کی ناپائیدار بہاریں یہ اونچے محلات یہ فرش رخام نرم نرم گدے گرم گرم بستر کی کھنکھناتی ہوئی پونجی بھری ہوئی تجوریاں سب کو خیر باد کہکر موت کا مزہ چکھ کر ہمارے دربار میں حاضر ہونا ہے۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک سے سایہ تلے
حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سایہ تلے



## موت زندگی سے بہتر ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کا تحفہ موت ہے اور اسی کے واسطے خوشبودار پھول ہے حضور نے فرمایا کہ دو چیزوں کو اولاد آدم مکروہ جانتی ہے ایک تو موت کو حالانکہ موت اس کے واسطے فتنہ سے بہتر ہے دوسرے مفلسی حساب دینے کیلئے آسان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دنیا کافر کے واسطے جنت ہے اور مومن کے واسطے قید خانہ ہے اور جب مومن کی روح نکلتی ہے تو اسکی ایسی مثال ہے جیسے کوئی قید خانہ سے نکلا اور زمین پر لوٹ پوٹ کر اپنا بدن درست کرنے لگا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ موت مومن کے لئے گناہ کا کفارہ ہے۔

## موت کے لئے تیار رہنا چاہئے

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص موت کو زیادہ یاد کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ تین کرامتیں دے گا جلد توبہ کی تلقین دل کی قناعت اور عبادت میں دلجمعی اور اطمنان اور جو موت کو بھول جائے گا اس پر تین بلائیں نازل ہوں گی توبہ کی توفیق اس کو نہ ہوگی اور تھوڑی چیزیں اس کو قناعت نہ کریگی اور عبادت میں سستی کرے گا۔

کسی شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ کون مومن سب سے زیادہ عقلمند ہے فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرے اور نیک عمل سے موت کے بعد کا سامان درست کرے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا سب لوگ سو رہے

ہیں مرنے کے بعد آنکھ کھلیں گی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور
ﷺ نے فرمایا ہے ہر شخص مرنے کے بعد افسوس کرتا ہے فرمایا کہ اگر نیک
ہے تو اس لئے افسوس کرے گا کہ زیادہ نیکی کیوں نہیں کی اور اگر بدکار ہے تو
وہ اس لئے افسوس کرتا ہے کہ بدی سے کیوں باز نہ رہا۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سایہ تلے

حضرات گرامی! جو بھی آیا ہے وہ جانے کے لئے جو پیدا ہوا ہے وہ
مرنے کے لئے نیک لوگوں یہ آسمان یہ زمین یہ پہاڑ یہ سمندر یہ چاند یہ رنگین
چمن یہ باغ و بہار دلنشین یہ درخت عالم نباتات عالم جمادات عالم حیوانات
کل فرشتے انسان جنات غرض کہ تمام موجودات تمام مخلوقات کو فنا ہونا ہے۔

ہوئی ہے ابتدا عالم کی انتہا کے لئے
بنا یارب نے جسے بس وہ ہے فنا کے لئے

ہاں اگر کوئی باقی رہنے والی ذات ہے کوئی باقی رہنے والی ہستی ہے تو
وہ خداوند قدوس کی ذات ہے کُلُّ شَئیٍ ھالكٌ اِلاَّ وَجهه لهُ الحُكمُ و
الیہ تُرجعونَ۔ یعنی ہر چیز فانی سوائے اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور
اسی کے طرف پھیرے جاؤ گے اب میں اپنے اصل موضوع کے طرف پلٹ
آؤں کُلُّ نفسٍ ذائقَةُ الموت ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

برادران اسلام ! موت ایک بھیانک لفظ ہے موت ایک
بھیانک ورڈ ہے موت ایک انتہائی لرزا دینے والا حرف ہے موت جس



ہی انسان کو موت سے قریب کر دیتا ہے موت وہ ہے جس کے تصور سے بدن
میں کپکپی پیدا ہو جاتی ہے موت جو اللہ کا اٹل قانون ہے موت جو تمام انسان کو
ہلا دیتی ہے موت اور بلاشبہ اس کی موت سے آج تک کوئی کنارہ کشی نہ کر
سکا موت سے آج تک کوئی بچ نہ سکا۔ موت جب آتی ہے تو یہ نہیں دیکھتی
ہے کہ کس کے بڑھاپے کا چراغ گل ہو رہا ہے یا کسی سہاگن کا سہاگ اجڑ رہا
ہے موت جب آتی ہے تو انسان بے دست و پا ہو جاتا ہے کج کلاہان زمانہ کو
بھی موت آنی ہے تخت نشین بھی مرا کرتے ہیں اور فرش نشین زمین پر چلتے
بھی مرا کرتے ہیں بادشاہ سلاطین بھی مرا کرتے ہیں۔ اگر موت کو دوستی کے
بنیاد پر ٹالہ جا سکتا تو شاید کہ فاروق اعظم کو موت نہ آتی اگر موت کو طاقت
وقوت کے بنیاد پر ٹالہ جا سکتا تو شاید کہ رستم وسکندر کو موت نہ آتی اگر موت کو
اعتدار کی بنیاد پر ٹالہ جا سکتا تو شاید کہ کج کلاہان زمانہ کو موت نہ آتی نمرود مرتا
نہ سکندر مرتا نہ ہامان مرتا نہ شدّاد نہ مرتا، اگر موت کو ثروت و دولت سے ٹالہ
جا سکتا، تو شاید کہ فاروق اعظم کو موت نہ آتی، لیکن موت کو کسی بنیاد پر نہیں ٹالہ
جا سکتا، موت سے پنجہ آزمائی نہیں کی جا سکتی، اس کے باوجود ہم موت کو یاد
نہیں کرتے، یہ انسان کے اندر بہت بڑی کمزوری ہے، ہر مسئلہ کو غور و فکر سے
دیکھا کرتا ہے، مگر موت اس کا بنیادی مسئلہ ہے۔ اس نے اس پر کبھی غور و فکر
نہیں کیا، موت جس کے تصوّر سے لوگ کانپ اٹھتے، جو لوگ موت کو دن
رات یاد کرتے ہیں، اگر ان کے پاس بھی موت آ جائے، تو وہ لوگ بھی

بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔

واقعہ:-ایک بڑھیا جنگل سے سر پر لکڑی کا گھٹری لارہی تھی راستے میں گھٹری کسی وجہ سے زمین پر گرگئی تو لوگوں نے کہا کیا تمہاری گھٹری اٹھا دیا جائے تو بڑھیا نے کہا میری موت کہاں ہے اگر وہ آجاتی تو روز روز کا گھڑ لانا ختم ہوجاتا ایک دفعہ کی تکلیف جانکی کی دقت برداشت کر لیتی مگر ہمیشہ کے لئے نجات مل جاتی تو اچانک ایک انسان نمودار ہوا بڑھیا نے کہا تو کون ہے مجھے ابھی یاد کیا ہے میں ملک الموت ہوں تو بڑھیا نے کہا تو ملک الموت ہے لیکن میں نے تجھے اس لئے بلایا کہ تو میرے سر پر گھڑر کھ دے دیکھا آپ نے موت کو یاد کرنے والا جب کہ آمنے سامنے ہوجائے موت کے مدمقابل ہوجائے تو وہ بھی بھاگنے کا راستہ اختیار کرنے لگتے ہیں۔

اب میں آپ لوگوں کو ایک جملہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہماری موت کا فلسفہ ہمیں کیا بتا رہا ہے ہماری موت کا تصور ہم سے کیا کہتا ہے جب تک ہماری روح اور جسم کے درمیان اتفاق واتحاد رہتا ہے تو جسم زندہ رہتا ہے اور جب ان دونوں کے درمیان اختلاف ہوجاتا ہے تو جسم مرجاتا ہے تو معلوم ہوا کہ جب تک آپ متحد رہیں گے تو زندہ رہیں گے اور جب تک متحد تھے زندہ تھے اور جہاں اختلاف ہوا وہی موت واقع ہوجاتی ہے تو یہ مختصر جملہ بتا رہا ہے کہ اتحاد کا نام زندگی اور اختلاف کا نام موت ہے یہ جملہ پوری تاریخ پر جاری ہے اب آپ خود اس کو واضح کرلیں کہ اتحاد زندگی ہے اور اختلاف موت ہے اگر گھر میں اختلاف ہوجائے تو گھر کی موت ہے اگر معاشرہ میں اختلاف ہوجائے تو معاشرہ کی موت اگر سماج میں اختلاف ہوجائے تو سماج



کی موت اگر سوسائٹی میں اختلاف تو سوسائٹی کی موت اگر پارٹی میں اختلاف تو پارٹی کی موت اگر قوم میں اختلاف تو قوم کی موت اگر مذہب میں اختلاف ہوجائے تو سمجھئے کہ مذہب کی موت اگر دنیا میں اختلاف ہو جائے تو دنیا کی موت اگر مسلمان میں اختلاف ہوجائے تو مسلمان کی موت کیا آپ نے موت کو اس اندازے سے سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کی اگر آپ موت کو اس انداز سے سوچتے اور سمجھتے تو یہ حالت نہیں ہوتی آپ خود موت کو بلا رہے ہیں آپ تمام حقیقتوں سے ناواقف ہوچکے ہیں۔

حکایت- حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سخت ترین راتوں میں ایک رات میری والدہ ماجدہ نے پانی طلب فرمایا جب پانی لایا تو والدہ ماجدہ گہری نیند میں سو چکی تھیں میں نے ادباً جگانا پسند نہ کیا اور بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا جاگنے کا انتظار میں جب بیدار ہوتی ہیں تو پانی مانگتی ہیں میں نے پانی کا پیالہ پیش کردیا میری انگلی پر ایک قطرہ پانی گرا اور پانی کی شدت کی وجہ سے میرے ہاتھ پر جم گیا میں پانی کو اتارنا چاہا پونچھنا چاہا تو مانس اکھڑ گیا اور خون جاری ہوگیا جب والدہ صاحبہ نے دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے میں نے تمام ماجرا وقصہ بیان کردیا آپ دعا فرمانے لگیں الٰہی میں اس سے راضی ہوں تو بھی راضی رہ آپ جب شکم مادر میں تھے تو آپ کی والدہ نے کبھی بھی مشتبہ کھانا نہیں کھایا اور نہ کھلایا پلایا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بیس سال کا تھا کہ والدہ ماجدہ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور اپنے ساتھ سلالیا میں نے بطور

تکیہ اپنا ہاتھ والدہ صاحبہ کے سر کے نیچے رکھ دیا جو کہ میرا ہاتھ سن ہو گیا
ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کو سر کے نیچے سے نکالنا منا
نہیں سمجھا تا کہ والدہ کی نیند اور آرام میں خلل نہ پڑے اس دوران میں
اخلاص کا وظیفہ کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے دس ہزار مرتبہ قل ھوال
احد پڑھا اور والدہ کی حق کی محافظت کے لئے اپنے ہاتھ سے بے نیاز
یعنی پھر میں اپنے ہاتھ سے مفلوج ولاچار ہو گیا آپ کے وصال کے بع
دوست نے خواب میں دیکھا کہ آپ جنت میں بڑے مزے سے ٹہل
ہیں، جب صاحبِ خواب نے پوچھا کہ حضرت یہ مقام آپ کو کیسے نصیب
تو جواب ملتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک خدمت گزاری اور ا
سخت باتوں پر صبر اور استقامت کی وجہ سے۔ کیوں کہ پیارے آقا ج
محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اپنے والدی
رب العالمین کا فرمابردار ہوگا اس کا مقام اعلیٰ علین میں ہوگا۔

☆☆☆



# تیسری تقریر

## فضائل وبرکات جمعة المبارك

ہیں فضائل جمعہ کے اے اہل ایماں بے شمار
ہم بیاں کرتے ہیں لیکن کچھ بطور اختصار
جمعہ میں اک ایسی ساعت ہے کہ اس میں لاکلام
ہو دعا مقبول سب کی گر نہ ہو مطلب حرام

# فضائل و برکات جمعۃ المبارک

**یا ایھا الذین آمنوا اذانودی لصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فسعوا الی ذکر اللہ وذرو البیع الاٰخ**

ترجمہ:- اے ایمان والوں جب نماز جمعہ کی اذان ہو تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف پوری محبت سے آؤ اور خرید و فروخت کو ترک کردو۔

شمع رسالت کے پروانوں غوث اعظم کے دیوانوں خواجہ غریب نواز کے چاہنے والو تمام اولیاء کرام کے دل وجان سے چاہنے والوں امام احمد رضا کے مسلک پر چلنے والوں تمام روئے زمین کے علمائے کرام سے محبت کرنے والو ابھی ابھی میں نے جس آیت کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے آیئے اس کا سیدھا سادھا ترجمہ بیان کرنے سے قبل اسکے مفہوم ومطالب کو سمجھنے سے قبل ہم اور آپ اس آقائے نامدار مدینہ کے تاجدار دوعالم کے مختار جناب محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیکس بارگاہ پناہ میں جھوم جھوم کر درود پاک کا ہدیہ نچھاور کریں اور پڑھیں اللّٰھم صل علی

برادران ملت اسلامیہ :-جس شخص نے سب سے پہلے اجتماع کیا وہ کعب بن لوی تھا۔ اور روایتوں میں آتا ہے کہ اسی نے جمعۃ المبارک کا نام جمعہ رکھا وہ خاندان قریش کو اسی دن جمع کر کے جلسہ کیا کرتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر خطاب کرتا اور کہتا کہ میری ہی اولاد میں



ے ہونگے ۔اور لوگوں کو حکم کرتا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو تم سب ان پر ایمان لانا۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب جمعۃ المبارک سے غروب آفتاب تک چوبیس گھنٹے بنتے ہیں اور ہر گھنٹے میں اللہ تعالیٰ جمعہ کی برکت سے چھ ہزار گناہگاروں کی مغفرت فرماتا ہے۔ پھر دوسری جگہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت میں ہر دن کسی نہ کسی شکل میں اٹھایا جائے گا لیکن جمعۃ المبارک کو نہایت ہی حسین وجمیل دلہن کی صورت میں آراستہ و پیراستہ کیا جائے گا اس جمعۃ المبارک کی عزت وتعظیم کرنے والے اسے ایسے گھیرے ہونگے جیسے عورتیں دلہن کو گھیری ہوتی ہیں تا کہ اسے اس کے محبوب مالک تک پہنچادیں وہ لوگ جمعۃ المبارک کی انوار وتجلیات سے منور ہونگے اور ان کے آگے نہایت عمدہ خوشبو اور دلکش روشنی ہوگی جیسے کہ وہ کافور کے پہاڑ سے برآمد ہوتے ہیں۔ تمام جن وانس کی نگاہیں ان پر لگی ہونگی لوگ تعجب سے ان کے ارد گرد گھومتے ہونگے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوں۔ پھر دوسری جگہ میرے آقا جناب محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یغفر اللہ لاھل الاسلام اجمعین جمعۃ المبارک کی شب اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! کیا میں تمہیں تین بشارتیں نہ سنادوں، جنہیں جبرئیل امین لائے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض گزار ہوئے ،ضرور ارشاد فرمایئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بشارت دی گئی ہے، کہ ہر شب جمعہ
اللہ تعالیٰ ستر ہزار افراد کو جہنم کی آزادی سے نوازتا ہے نیز فرمایا میرے رب
نے کہ مجھے بشارت دی گئی ہے کہ ہر شب جمعہ میری امت پر اللہ تعالیٰ
نظر رحمت فرماتا ہے تو ظاہر ہے جسے نظر رحمت سے دیکھے گا اسے بخشش
نوازے گا۔

**برادران ملت اسلامیہ!** پھر آگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
فرماتے ہیں کہ ہر شب جمعہ کی آمد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے
آئے آزادی اور مغفرت کی رات خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو
رات مصروف عبادت ہوتا ہے اور خرابی ہے جو عمل خیر سے غفلت برتا
آگے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کی رات کو ایک لاکھ آدمیوں کی مغفرت
فرماتا ہے جو مستحق سزا ہوتے ہیں اور آگے فرماتے ہیں کہ جو مسلمان جو
شب جمعہ کو مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور دنیا سے
آخرت میں مغفرت کے ساتھ جاتا ہے اور پھر آگے فرماتے ہیں کہ جو جمعہ
مرتا ہے تو قیامت تک قبر میں وہ ہر قسم کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے
درود پاک پڑھ لیں۔

پھر آگے بیان کیا جاتا ہے کہ جو مسلمان نماز جمعہ کے لئے نکلتا
اس کے لئے کنکر پتھر یا مٹی یہاں تک کے یہ جہاں سجدہ کرتا ہے وہ جگہ
اس کے لئے شہادت دیتی ہے جو شخص نہایت صاف ستھرا لباس پہن کر
جمعہ کے لئے نکلا اللہ تعالیٰ اس پر اپنی خصوصی نگاہ کرم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ



جمعہ کے دن فرشتوں کی جماعتیں اتارتا ہے جو اذان جمعہ تک ہر طرف گھومتے
پھرتے ہیں اور اذان سنتے ہی مساجد کے دروازے پر آجاتے ہیں اور دیکھتے
ہیں کہ کون اذان سے قبل آیا اور ذکر و عبادت میں مصروف ہے جو موجود رہتے
ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی التجا کرتے ہیں اور مساجد میں داخل
ہونے والوں کی گنتی بھی کرتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں ان کے
لئے استغفار کرتے ہیں اور خطیب جب خطبہ پڑھنے لگتا ہے تو یہ بھی اپنے
رجسٹر و دفتر کو سمیٹ کر شامل ہو جاتے ہیں تا کہ جمعہ کی برکات حاصل
کریں۔ جب امام بعد از سلام دعا کرتا ہے تو یہ بھی آمین کہتے ہیں اور پھر ان
کے وسیلہ سے تمام لوگوں کی مغفرت ہو جاتی ہے جب تمام لوگ نماز سے
فارغ ہو کر اپنے اپنے گھر واپس لوٹتے ہیں تو یہ بھی ان کی نمازیں، ذکر
و اذکار، تسبیح و استغفار لے کر آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ
عرش کے نیچے پہونچ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ الٰہی! یہ فلاں شہر
کے لوگوں کی دفاتر جمع ہیں، تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے جبرئیل
علیہ السلام کے سپرد کر دو اور کہو کہ اس نماز کو فلاں خزانہ میں لے جاؤ، جہاں ان
لوگوں کے اعمال نامے ہیں، چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کی نمازوں
کو اس خزانے میں رکھ دیتے ہیں جو قیامت تک وہیں محفوظ رہیں گے۔ جو
شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھتا ہے اس کے لئے آئندہ جمعہ تک انوار
و تجلیات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

**برکات نماز جمعہ:۔** حضرت سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے

ہیں کہ کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں دیتے کھیت کو پانی دینے سے
رک نہ غافل رہتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کا وقت ہو گیا ادھر
میرا گدھا بھاگ گیا ادھر مجھے اپنے باغ کو پانی دینے کی اشد ضرورت تھی پھر
میرا پڑوسی کہنے لگا کہ اگر ابھی پانی نہیں لگاؤ گے تو تمہاری باری بڑی دنوں
کے بعد آئیگی اور اس کی وقت چکی میں آٹا پیسنے کے لئے دانا بھی ڈالا جا چکا تھا
اس کے بعد بھی میں جمعہ کی وقت کام چھوڑ کر چلا گیا، کیوں کہ میرے خیال
سے نماز ہر چیز پر مقدم ہے ضروری ہے، پھر بھی دیکھئے اللہ کی شان جیسے ہی
میں گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا باغ سیراب ہو چکا ہے اور گدھے کے
پیچھے کچھ بھیڑیے پڑے تو وہ بھاگا اور گھر پر ہی آ کر دم لیا اور رہا آٹا تو کوئی
اور صاحب چکی پر آٹا لائے اور مجھے دیکھا کہ نہیں ہیں تو اس نے اپنے آٹے
کے بجائے میری بوری اٹھالی اور چلتا بنا میرے گھر کے پاس سے اس کا
گذر ہوا تو میری بیوی نے پوری پہچان کرا سے پکڑ لی۔ پتہ یہ چلا کہ نماز پنج
وقتہ یا نماز جمعہ پڑھنے سے کوئی کسی کے ذاتی کام کا نقصان نہیں ہوتا یہ ہم
سب کا وہم وگمان ہے کہ نماز کے وقت دکان چھوڑ کر جائیں گے تو میرے
دکان کا نقصان ہوگا یا میرا گراہک واپس چلا جائے گا۔ جتنا اللہ تعالیٰ نے
قسمت میں لکھ دیا انشاء اللہ اتنا ملنا ہے کوشش کرنا ہمارا کام ہے نماز سے کیا
مطلب صرف اس میں نماز کے لئے ہم ٹائم نہیں دے سکتے تو پورا وقت پورا
دن ہم اپنے پیٹ کو بھرنے کے لئے نکالیں یہ کہاں کا انصاف ہے اللہ تعالیٰ
نے ہمیں پیدا ہی فرمایا ہے عبادت کے لئے وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے جن وانس یعنی جنات وانسان



کو پیدا کیا عبادت کے لئے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم کام دھندہ چھوڑ دیں
بلکہ کامیاب انسان وہ ہے جو ہر کام کو کرتے ہوئے اپنے وقت پر نماز کے
احکام کو بھی بجالائے۔

آیئے میں کچھ سننے اور سنانے سے قبل بہتر اور مناسب سمجھتا ہو کہ
جن کے صدقے میں مجھے دین ودنیا کی ساری نعمتیں ملی جن کے صدقے میں
نماز ملی روزہ ملا جن کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کو پہچاننے کا سلیقہ ملا
اس خیر الانام کی بارگاہ میں نعت پاک کے چند اشعار پیش کروں اس کے بعد
انشاء اللہ ہماری تقریر بعنوان جمعۃ المبارک پر آپ کی خدمت میں بولنے کی
جسارت کروں گا۔ درود پاک پڑھ لیں۔

عرش حق ہے سمندر رفعت رسول اللہ کی
دیکھنا ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشم نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

اب آیئے جمعہ کی عظمت کے بارے میں کچھ عرض کردیں حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے بعض افراد کو بیت المقدس میں اللہ تعالیٰ کی
عبادت میں مصروف دیکھا ان کے بدن پر صبر کا لباس شکر کی دستار توکل کا
عصا خشیت الٰہی کی نعلین تھی حضرت موسیٰ کلیم اللہ یہ منظر دیکھ کر بہت مسرور
ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا میرے کلیم میں نے
امت محمدی علیہ السلام کے لئے ایک دن ایسا بنایا ہے اور اتنا اچھا دن بنایا ہے
کہ جب اس میں دو رکعت امت محمدیہ علیہ السلام پڑھے گی تو ان کی دو رکعت
قوم موسیٰ کی عبادت سے افضل ہوگی تب حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض
کیا یا اللہ تبارک وتعالیٰ وہ کون سی گھڑی ہے وہ کون سی ساعت ہے وہ کون
سا دن ہے تب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ وہ کوئی نیا
دن نہیں بلکہ جمعۃ المبارک کا دن ہے جو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
خاص ہے نیز فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے شنبہ یعنی سنیچر آپ کے لئے یک
شنبہ یعنی اتوار عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اور دوشنبہ یعنی پیر حضرت ابراھیم علیہ
السلام کے لئے اور سہ شنبہ یعنی منگل حضرت ذکریا علیہ السلام کے لئے چہار
شنبہ یعنی بدھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے پنج شنبہ یعنی جمعرات حضرت
آدم علیہ السلام کے لئے اور جمعۃ المبارک سید عالم نبی کریم جناب احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مختص فرمایا۔ درود پاک پڑھ لیں اللھم
صل علی سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم



وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا راستہ بتایا
تجھے حمد ہے خدایا
تمہیں حاکم برایا تمہیں دافع بلایا
تمہیں شافع خطایا کوئی تم سا کون آیا

**فرشتوں کا جمعہ:-** حدیث پاک میں ہے کہ جب جمعہ آتا ہے تو
فرشتے بحکم الٰہی چوتھے آسمان پر بیت المعمور میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر حضرت
جبرئیل علیہ السلام ایک منارہ پر چڑھ کر اذان پڑھتے ہیں اور ایک منارہ پر چڑھ
کر حضرت میکائیل علیہ السلام پر جلوہ افروز ہوکر خطبہ جمعہ دیتے ہیں اور
حضرت اسرافیل علیہ السلام امامت کرتے ہیں اور پھر حضرت جبرئیل علیہ
السلام اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں یا الٰہی میری اذان کا ثواب جو تو نے
مجھے عطا فرمایا ہے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے امت میں جو موذن ہیں
اس کا ثواب عنایت فرمادے پھر حضرت میکائیل علیہ السلام عرض کرتے
ہیں الٰہی خطبہ جمعہ پر جو ثواب تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اسے تو امت مصطفےٰ
علیہ السلام کے خطباء کو عنایت فرمادیئے۔ اس کے بعد پھر حضرت اسرافیل
علیہ السلام عرض کرتے ہیں الٰہی میری امامت پر جو ثواب تو نے عنایت کیا
ہے میری طرف سے امت محمدیہ کے ائمہ کرام کو عنایت فرمادے اور پھر تمام
فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی ہمیں جمعۃ المبارک ادا کرنے پر جتنا بھی ثواب
عطا کیا گیا ہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو تحفہ کے طور پر پیش
کرتے ہیں انھیں تو ثواب عنایت کردے اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے

امت محمدیہ کو مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

غسل جمعہ: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس شخص کے لئے مغفرت و بخشش کے لئے دعائیں کرتے ہیں جو نماز جمعہ کی ادائیگی کی نیت سے غسل کرتا ہے اور بے شک جمعہ کا غسل بالوں کی جڑوں سے خطاؤں کو نکال باہر کرتا ہے۔

جمعہ کے دن ناخن کٹانے کی برکت سے مسلمان ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے جمعہ کے دن بال کٹانا خوشبو لگانا نئے صاف ستھرے کپڑے پہن کر سکون واطمنان سے جمعہ ادا کرنے والے کے لئے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان جو کوئی خطا و لغزش ہو جاتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ معاف فرماتا ہے۔

عید مبارک:- پیارے آقا جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جمعۃ المبارک مسلمانوں کے لئے عید ہے ایک سال میں باون جمعہ آتے ہیں اور یوں سمجھئے کہ مسلمانوں کے لئے باون عیدیں ہیں اور دو عید ہیں اور جو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے نام سے مشہور ومعروف ہیں۔

جمعہ اور صلاۃ وسلام:- ہمارے آقا جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعۃ المبارک کے دن ۸۰ بار درود پاک پڑھتا ہے اس کے اسی سالہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں صحابہ نے عرض کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح پڑھیں پیارے آقا نے فرمایا اس طرح پڑھئے اللھم صلی علیٰ محمد عبدك ونبيك ورسولك النبی الامی صلی



اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے گا جمعہ کے دن اس پر میری شفاعت اس کے لئے لازم ہوگی۔

لباس کے بارے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن سفید لباس پہننا افضل ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سفید لباس پہنا کرو کیوں کہ وہ نہایت پاکیزہ اور صاف ہے اور سفید لباس ہی مردوں کو کفن دیا کرو مستحب کہی ہے۔

☆☆☆

# چوتھی تقریر

## فضائل رمضان المبارک

پاس سجدے بھی تھے روزے بھی زکوۃ و حج بھی
حشر میں کام نہ آیا تیری رحمت کے سوا

## رمضان المبارک

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صبر رمضان سے جو حزا ملتا ہے
ہر نعمت دنیا سے سوا ملتا ہے

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب
علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

ترجمہ: "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے والوں پر فرض کیے گئے"

ابھی ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اس کا خلاصہ بیان کرنے سے قبل میں بہتر و مناسب سمجھتا ہوں کہ جس رہبر انسانیت کے صدقے میں نماز، روزہ، زکوۃ جیسے نعمت عظمیٰ ملی شریعت و طریقت کا راستہ ملا جینے کا سلیقہ ملا اس ذات مقدس کو پہچاننے اور جاننے کا راستہ ملا اسی کی بارگاہ میں نعت پاک ہدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے جارہا ہوں۔

آیئے درود پاک پڑھ لیں۔ اللھم صلی علی سیدنا مولانا
محمد وبارک وسلم -

نعتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کے غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے آقا میرے مولی تیرے قربان گیا

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی خبر آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

جان ودل ہوش وخرد سب مدینے پہونچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

ہاں! تو برادران اسلامیہ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے۔

اسی سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر بعد میں آنے والے تمام ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام کے ذریعے روزے فرض کئے گئے



پھر عیسائیوں پر مزید بڑھا دیئے گئے بعض نے کہا گرمیوں کے بجائے سردیوں میں رکھنے کا حکم آیا لیکن اسلام میں گرمیوں میں اور سردیوں میں تمیز نہیں رکھا گیا ہر موسم میں روزہ رکھنے کا حکم ہے۔

آگے پیارے آقا ارشاد فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے دو مسرتیں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسرا اپنے رب سے ملاقات کے وقت پھر آگے فرمایا آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ماہ رمضان المبارک میں مجالس ذکر میں شامل ہونے والے کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ قیامت کے دن یہ میرے عرش کے سایہ تلے ہوگا۔ پتہ یہ چلا کہ رمضان المبارک میں جو کوئی محفل میلاد وذکر وغیرہ میں شرکت کرتا ہے تو اللہ تعالی بہت زیادہ ثواب اسکے نامہ اعمال میں لکھتا ہے پھر آگے بیان کیا جاتا ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں اپنے والدین کی خدمت اپنی استطاعت کے مطابق سرانجام دیتا ہے تو اللہ تعالی اس پر خصوصی نظر رحمت فرماتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہی کہ اسکے بعد بخشش کا ذمہ میں لیتا ہوں آگے فرماتے ہیں کہ جو عورت ماہ رمضان میں اپنے خاوند کی رضا جوئی میں مصروف رہتی ہے تو اللہ تعالی اسے جنت میں حضرت مریم اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ نصیب فرمائے گا۔

پھر آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ماہ رمضان میں کسی حاجت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی دس لاکھ حاجتیں پوری فرمائیگا۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ جو کوئی ماہ رمضاہ میں عیال دار پر خیرات کرتا

ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے نامہ اعمال دس نیکیاں درج کر دیتا ہے اور دس لاکھ
معاف اور دس لاکھ درجے عنایت کریگا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں لوگوں سے خطاب فرمایا کہ اے لوگوں ای
بہت عظیم اور بابرکت مہینہ آرہا ہے جس میں ایک رات شب قدر کی رات
ہے جو ایک ہزار ماہ سے افضل ہے اس ماہ کے روزے تم پر فرض کئے گئے
میں شب بیداری کی عمدہ قرار دیا گیا اس میں رات بھر جاگنے کو بہت ہی ا
سمجھا گیا ہے اور اس میں ایک فرض کی ادائیگی ایسے ہے جیسے غلام آزاد کردیا
ماہ صبر ہے اور صبر جزا ہے صبر کا پھل میٹھا ہے اور صبر کی جزا جنت ہے ی
خواری اور ہمدردی کا مہینہ بھی تو یہ صدقات وخیرات دینے ولینے کا بھی مہ
ہے اس میں ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا دودھ وغیرہ پلانے سے روزہ دا
کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے اس ماہ کا اول دس دن رحمت کا مہینہ ہوتا
اور اوسط دس دن مغفرت کا مہینہ ہوتا ہے اور آخر عشرہ ۲۰ سے ۳۰ دوزخ
آزادی کا ہے۔

آگے فرماتے ہیں جو رزق حلال سے کسی روزے دار کو افطار
ہے اس کے پورے مہینے رمضان بھر فرشتے دعائے رحمت ومغفرت کر
رہتے ہیں۔ اور شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک ایسے شخص
مصافحہ کرتے ہیں جو رزق حلال سے کسی کو افطار کرایا ہو۔

آگے حضرت امام غزالیؒ اپنی کتاب احیاء العلوم میں بیان کر



ہیں کہ روزہ کے تین درجے ہیں: عوام کا روزہ کھانے پینے اور خواہشات
نفسانیہ سے اپنے آپ کو معینہ وقت تک روکنے کو اور خواص کا روزہ گناہوں
سے ہر اعضاء کو روکنا خاص الخاص کا روزہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہو کر
رہے اور دنیا کی ہر آرائش سے ہو کر رہے۔

بعض علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ ماہ رمضان قیامت میں نہایت
حسین وجمیل صورت میں اللہ تعالیٰ کے پاس سجدہ کرے گا تب اسے اللہ تعالیٰ
حکم دیے گا جس نے تیرے حقوق پہچانے ان کے ہاتھ پکڑ لے وہ اپنا حق
پہچاننے والے کو بارگاہ رب العالمین میں لائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا
تو کیا چاہتا ہے تو وہ عرض کرے گا اس مومن کو تاج وقار سے نوازا جائے
چنانچہ اس کی تاج وقار سے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک سال کا
وہ مہینہ ہے جب یہ درست رہے گا تو پورا سال درست رہے گا پتہ یہ چلا کہ
اس ماہ میں آپ اتنا زیادہ عبادت کریں گے کہ پورا سال بھر بھاری رہے
تاکہ سال اس کا اچھا گزرے آگے فرماتے ہیں کہ جب فرشتہ روزہ لے کر
بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ روزے سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے
کہ میری تعظیم وتکریم کی پھر روزہ عرض کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہ اس
نے مجھے اپنے نفس کی نہایت اعلیٰ مقام میں رکھا بلند بالا مقام میں رکھا مجھے
نماز روزہ سے راحت پہچائی اور میری خدمت کے لئے تمام دن کمربستہ رہا
تمام دن بھوکے پیاسے رہا تمام دن اپنے جسم کو آپ کی عبادت میں مصروف

رکھا تمام دن اپنے بدن کو بھوک و پیاس کی تڑپ میں تڑپاتا رہا اپنی نگاہ کو
پورے دن احترام سے بچاتا رہا کان کو باطل کی آواز سے باز رکھا اپنے
ہاتھوں کو گناہوں سے بچاتا رہا اپنے پیروں کو گناہوں کی طرف جانے سے
روکتا رہا اپنی آنکھوں کو بری چیزوں کو دیکھنے سے روکتا رہا گویا کہ اپنے
پورے جسم کو ہر بری چیز سے بچاتا رہا۔تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مقصد صدق
میں اتار کراس کی عزت افزائی کریں گے۔

**حدیث شریف:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان
کی پہلی رات آسمان اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں
اور آخری شب تک کھلے رہتے ہیں جو ایمان دار اس کی کسی بھی شب میں
عبادت کرتا ہے اس کے ہر سجدہ کے عوض میں ایک ہزار سات سو نیکیاں لکھی
جاتی ہیں اور جنت میں اس کے لئے سرخ یاقوت کا محل تیار کیا جاتا ہے۔

آگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو امت
محمدیہ کو دو چار کرنا ہوتا ہے تو اسے ماہ رمضان اور سورہ اخلاص کبھی عطا نہ کرتا
پھر آگے فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص کو ایسی حالت میں لائے گا
کہ فرشتے اس کو خوب مار پیٹ رہے ہونگے پھر وہ رحمت عالم سے سہارا
تلاش کرے گا آپ ان سے دریافت فرمائیں گے اس کا کیا گناہ ہے اس
نے کون سی ایسی غلطی کردی ہے اس نے کون سا ایسا خطا کر دیا ہے اس نے
کون سا جرم کر دیا ہے اس نے کون سی گستاخی کی ہے اس نے کون سا ظلم کیا
ہے کیا کسی کو مارا ہے کیا کسی کا قتل کیا ہے کیا کسی کا خون ناحق بہایا ہے



کسی پر بہتان لگایا ہے کہ اسے مار رہے ہو اس کی پٹائی کر رہے ہو وہ کہیں
گے نہیں نہیں ان ساری باتوں میں سے کسی ایک بات پر بھی نہیں مارا جارہا
ہے بلکہ اس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور پھر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی
پر ڈٹا رہا۔ پیارے آقا سفارش کرنا چاہیں گے تو حکم ہوگا میرے حبیب
صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ڈگری (دعوی) تو ماہ رمضان نے کی ہے۔آپ
فرمائیں جس کا دعویدار رمضان ہے میں اس میں بیزار ہوں۔

**لطیفہ:** حضرت ابن جوزی اپنی کتاب بستان المحدثین میں فرماتے ہیں کہ
بارہ ماہ کی کیفیت یعقوب علیہ السلام جیسی ہے۔جس طرح انہیں اپنی اولاد میں
حضرت یوسف علیہ السلام محبوب ترین تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیگر مہینوں
کے لئے نیت ماہ رمضان محبوب ترین ہے پس ان میں سے ایک کی دعا سب
کو بخش دیا اور وہ دعا مانگنے والے حضرت یوسف علیہ السلام تھے اسی طرح
گیارہ ماہ کے گناہ ماہ رمضان کی برکت سے اللہ تعالیٰ معاف فرمادیگا۔

**حکایت:** ایک مجوسی نے اپنے بیٹے کو مسلمان کے سامنے رمضان المبارک
کے مہینہ میں کھاتے پیتے دیکھا تو اسے خوب مارا پیٹا اور سخت سزا دی اور کہا
تو نے مسلمانوں کے سامنے ان مقدس مہینے کی حرمت کو ملحوظ نہیں رکھا ان کے
مقدس مہینے کی تم نے احترام نہیں کیا اتنا کہنے کے بعد پتہ چلا اسی ہفتہ اس
مجوسی کا انتقال ہوگیا پھر اسی شہر کے کسی عالم دین نے اسے خواب میں دیکھا
کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تو جنت میں ٹہل رہا ہے پھر آپ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے
عالم دین نے پوچھا کیا تو وہی مجوسی ہے اس نے کہا ہاں لیکن جب وقت

آپہونچی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ماہ رمضان کے احترام کے باعث مجھے اسلام کی نعمت سے مشرف فرمادیا اور آج اسی وجہ سے میں جنت میں ہوں سبحان اللہ! یہ دیکھا آپ نے کہ رمضان کے مہینہ کا صرف وہ احترام کیا اور کافر سے مسلم ہوگیا اور جنتی بھی ہوگیا۔ پھر اس شخص کا کتنا ہی بلند و بالا مرتبہ ہوگا ج،و پہلے ہی سے مذہب اسلام کا ماننے والا ہے، پہلے سے قرآن کریم کا ماننے والا ہے، پہلے ہی سے اللہ اور اس کے رسول کی ذات کو پہچاننے والا ہے، پہلے ہی سے ہر مہینہ کی فضیلت و برکت کا جاننے والا ہے، پہلے سے ہی اسلام کی ہر بنیادی باتوں کا ماننے والا ہے، پہلے ہی سے اسلام کے ظاہری باتوں کو جاننے والا اور اس پر عمل کرنے والا ہے، اس کا مرتبہ میدان حشر میں کتنا بلند بالا ہوگا اللہ اکبر! درود پاک پڑھ لیں: اللھم صلی علی سیدنا مولانا محمد وبارك وسلم۔

برادران ملت اسلامیہ! آیئے میں آگے آپ کو بتاتا چلوں کہ کلمہ رمضان میں پانچ حرف ہیں۔ ر۔م۔ض۔ا۔ن۔ -ر- سے رضائے الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہے -م- سے مغفرت الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ ہماری مغفرت فرمائیگا۔ -ض- ضمانت الٰہی یعنی ہم سب کی ضمانت اللہ کے ذمہ ہے -ا- سے الفت الٰہی اللہ ہم لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ -ن- سے نوال وعطائے الٰہی مراد ہے پتہ یہ چلا کہ ایک ماہ جو ہم لوگ رمضان کے روزہ رکھتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو سب کچھ نوازتا ہے محبت بصری نگاہ سے دیکھتا ہے اور ہم سب سے راضی بھی ہے تو میرے دوستو اور



بزرگوں! آپ بتایئے کہ ہمیں اور آپ کو کیا کرنا چاہئے۔ سب کچھ تو اللہ تعالیٰ صرف رمضان کے روزہ رکھنے پر آپ عطا کر رہا ہے۔

آپ اپنے آگے دیکھئے کہ پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں ایک بار یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیس روزہ کے بارے میں دریافت کیا پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے شجر ممنوعہ سے کچھ کھالیا تھا تو اس کا اثر تیس دن تک ان کے پیٹ میں رہا اسلئے اولاد آدم کو تیس دن تک بھوک سے رہنا فرض قرار دیا گیا۔

**صدقۂ فطر:** پیارآقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے زمین و آسمان کے درمیان تب تک معلق رہتے ہیں جب تک کہ صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے۔

صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے اگر چہ اس نے روزہ نہ رکھا ہو اور اگر چہ شب عید میں غروب آفتاب سے پہلے پیدا کیوں نہ ہوا ہو۔

**آنکھ کا روزہ:** برادران ملت اسلامیہ آنکھ کا روزہ اس طرح رکھنا چاہئے کہ جب آنکھ کھلے دیکھے تو صرف اور صرف جائز امور ہی کی طرف اٹھے آنکھ سے مسجد دیکھئے قرآن پاک کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کیجئے تسبیح وتہلیل میں وقت گذاریئے۔ مزارات اولیاء کی زیارت کیجئے، نیک اور صالح بندوں کا دیدار کیجئے۔ اللہ وعزجل دیکھائے تو کعبہ معظمہ کے انوار دیکھئے مکہ مکرمہ کی خوشبو بھری گلیوں کی بہار دیکھئے اور وہاں کے کوچہ و بازار دیکھئے سنہری جالیوں کے

انوار دیکھئے جنت کی پیاری پیاری کیاری کی بہار دیکھئے اور مدینے کے م
مزار دیکھئے۔

انہیں سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے حضور مفتی اعظم ہند کتنی پیار
باتیں فرماتے ہیں:

کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقشہ رہے روئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہے یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

برادران ملت اسلامیہ آنکھوں کا روزہ تو ضرور اور ضرور رکھئے بلکہ آنکھ کا
روزہ ہر گھنٹے تیسوں دن اور بارہوں مہینے رہنا چاہئے۔ اللہ کی عطا کردہ مقدس
آنکھوں سے ہرگز ہرگز فلم نہ دیکھئے۔ ڈرامے نہ دیکھئے نامحرم عورتوں کو نہ
دیکھئے اور کسی کا کھلا ہوا ستر نہ دیکھئے، اللہ کی یاد سے غافل کرنے والے کھیل
تماشے مثلاً ریچھ اور بندر کا ناچ نہ دیکھئے، کہ ان کو نچانا اور ناچ دیکھنا دونوں
ناجائز ہے۔

اب دیکھئے قرآن وسنت کی روشنی میں کا کان کا روزہ کیسے ہوتا ہے تو
میرے دوستو کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صرف اور صرف جائز باتین سنئے مثلاً
کانوں سے قرآن کی تلاوت سنئے نعت پاک سینئے اولیاء اللہ کی شان میں
منقبت سنئے سنتوں کا بیان سنئے اذان واقامت سنئے سن کر جواب دیجئے
قرأت سنئے اذان واقامت سنئے سن کر جواب دیجئے۔ قرأت سنئے اچھی

اچھی دینی باتیں سنئے اور دوسروں کو سنائے ڈھول باجے ہرگز ہرگز نہ
سنئے۔ اور آگے زبان کا روزہ بھی سنتے چلئے زبان سے قرآن پاک کی تلاوت
کیجئے ذکر ودرود کا ورد کیجئے نعت شریف پڑھئے سنتوں کا چرچا کیجئے دین کے
نام پر اپنا کچھ خرچہ کیجئے گالی گلوچ سے پرہیز کیجئے جھوٹ غیبت چغلی سے
پرہیز کیجئے۔ زبان سے بے حیائی والی باتیں قطعی طور پر نہ کیجئے۔

اسی طرح ہاتھوں کا روزہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو کسی بری جگہ نہ لے
جائے جہاں سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہو۔

اسی طرح پاؤں کا روزہ ہے کہ کسی کے یہاں گناہ کی نیت سے جارہا
ہے یہ پیر کا روزہ بے کار گیا کسی کے گناہ میں شامل ہونے گیا تو بھی پیر کا
روزہ گیا

خوب کی سیر چمن پھول چنیں شاداب رہے
باغباں جاتا ہوں میں گلشن تیرا آباد رہے

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب الغلمین

☆☆☆

مسلمانوں السلام کبریا کی یاد کر لینا = تم اپنا ابو حنیفہ کی دیوبندی مصیبت میں حدیث مصطفیٰ کو یاد کر لینا = بریلی کے امام احمد رضا کو یاد کر لینا

# پانچویں تقریر

# علم کی فضیلت

رزق دے مجھکو حلال

اے خدائے ذوالجلال

ہر گھڑی رکھ باکمال

اے خدائے ذوالجلال



# علم کی فضیلت

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ،اما بعد.

فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم صدق الله مولانا العظیم.

وعلم ادم الاسماء کلها ثم عرضهم علی الملائکة فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان کنتم صادقین قالو سبحنك لاعلم لنا الا ماعلمتنا انك انت العلیم الحکیم۔

ترجمہ اور آدم علیہ السلام کو تمام ظاہری اور باطنی اشیاء کے اسماء اور صفات سکھادیئے پھران کو ملائکہ پر پیش کیا پھر فرمایا کہ اشیاء کے اسماء سے مجھے آگاہ کرو اگر تم (خلافت کے مستحق ہونے کے دعوے میں سچے ہوتو ملائکہ نے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے عرض کیا (اے اللہ) تیری ذات ہر نقص اور ہر عیب سے پاک ہے ہمیں تو صرف وہی علم ہے جوتو نے ہمیں سکھایا بیشک تو سب کچھ جاننے والا دانا ہے۔

محترم حضرات ابھی ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اس کا خلاصہ بیان کرنے سے قبل آیئے ہم اور آپ مل کر آقائے نامدار مدینے کے تاجدار دونوں عالم کے مالک ومختار جنت کے سردار بے سہاروں کے سہارا ہم سب گنہگاروں کو ہر مشکل میں پارلگانے والا حوض کوثر پر ہم سب کو اپنے

میں نعت پاک کے چند اشعار آپ تک پہوںچانے جارہا ہوں سماعت کریں۔

بڑھ گیا ہے بالیقین اس شخص کا رتبہ شریف
جس نے دیکھا ہے مرے سرکار کا روضہ شریف

دیکھکر شمس و قمر بھی پانی پانی ہو گئے
اے عرب کے بدر کامل آپ کا چہرہ شریف

تاجدار دین و دنیا آگئے ہیں آمنہ
جھک گیا ہے آپ کے گھر کی طرف کعبہ شریف

وہ کچھو چھہ ہو بریلی ہو کہ یا اجمیر ہو
آپ کے صدقے میں آقا ہو گئے کیا کیا شریف

رشک کرتے ہیں یہ کس کی ذات پر فضل وشرف
ہے امام احمد رضا پہ آپ کا عہدہ شریف

درود پاک پڑھ لیں۔اللھم صلی علی سیدنا ومولانامحمد بارك وسلم.

!محترم دوستوں اور بزرگوں پیارے آقا ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بار درود پاک پڑھنے سے زمین وآسماں کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اسے اللہ تعالیٰ اسے رحمت ونور کی بارش سے بھر دیتا ہے لھذا پھر ایک بار درود پاک پڑھ لیں۔

اللھم صلی علیٰ سیدنا۔۔۔

پیارے آقا جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر تیرا صبح کے وقت اٹھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب سے علم کا ایک باب حاصل کر لینا سو رکعات نفل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور پھر اس کے آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تو صبح کے وقت اللہ کی کتاب سے علم کا ایک باب بھی پڑھے اس کے مطابق عمل پیرا نہ بھی ہوا تو بھی ثواب سے محروم نہ ہوگا اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔

من تعلم باب من العلم ليعلم الناس اعطى ثواب سبعين صد يقاً ،ترجمہ کہ جس آدمی نے اس لئے علم حاصل کیا کہ وہ لوگوں کو سکھائے اسے ستر صدیقوں کے ثواب کے برابر اجر عطا فرمایا جائے گا (احیاء العلوم) پھر آگے فرماتے ہیں کہ جو آدمی ایک عالم کے پاس دو گھڑی بیٹھے یا اس کے ساتھ دو کھانے کے لقمے تناول کرے یعنی کھائے یا اس سے دو کلمے حکمت کے سنے یا اس کی معیت میں دو قدم چلے تو اللہ تعالیٰ اسے دو جنتیں عطا فرماتا ہے اور ہر جنت دنیا سے دوگنی بڑی ہے۔

(نوٹ) حدیث پاک میں جس عالم کی معیت میں (سربراہی) بیٹھنے کھانا کھانے یا اس کا کلام سننے وغیرہ کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے اس سے متعلق عالم ربانی ہے جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہوئے زندگی گذار دی اس سے مراد وہ

عالم نہیں جو بے عمل اور فتنہ پیدا کرنے والا ہو۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ علماء کی کیا شان ہے تو اس نے جواب دیا
وہ دنیا اور آخرت میں آپکی امت کے روشن چراغ ہیں آپکی امت کے لئے چراغ ان
کے مانند ہیں اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اس آدمی کو خوشخبری ہو جس نے علماء کی شان کو پہچانا
اور اسکے لئے ہلاکت و بربادی ہے جس نے علماء کی شان کا انکار کیا اور ان کے ساتھ
بغض وعداوت کا برتاؤ کرتا رہا ان سے ہمیشہ بغض کینہ رکھتا رہا اور اندر ہی اندر دشمنی
کرتا رہا دشمن جانتا رہا تو اس کے لئے ہلاکت و بربادی ہے۔

## عالم باعمل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھ انعامات۔

برادران ملت اسلامیہ روایت کیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو شخص باجماعت نماز ادا کرے اور علم کی محفل میں بیٹھے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام
سنے پھر اسی کے مطابق عمل پیرا بھی ہو مطلب عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے چھ
انعامات سے نوازتا ہے۔ شعر

رزق دے مجھکو حلال۔ اے خدائے ذوالجلال
ہر گھڑی رکھ باکمال۔ اے خدائے ذوالجلال
ہر گھڑی تیری ہی میں۔ حمد وثنا کرتا رہوں
آئے نہ پھر کوئی زوال۔ اے خدائے ذوالجلال



(۱) رزق حلال عطا فرماتا ہے جو کہ ہر انسان کا جاگتا ہوا سپنا ہوتا ہے کہ میرا بیٹا
حلال رزق کما کر گھر لائے میرا باپ حلال رزق گھر لائے تاکہ سبھی گھر کے افراد کے
پیٹ میں حلال کھانا پہونچے۔

(۲) عذاب قبر سے نجات حاصل ہوتی ہے کون چاہتا ہیکہ میرا باپ بھائی یا رشتہ
دار یا بیٹا عذاب قبر میں مبتلا رہے کوئی نہیں چاہتا بھلے وہ گناہ پر گناہ کرتا ہو مگر پھر بھی امید
عذاب قبر سے چھٹکارا ہی کی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے بھی نجات دیتا ہے۔

(۳) قیامت کے دن اسکا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں عطا کیا جائے کیوں
کہ بائیں ہاتھ میں جس کا اعمال دیا جائیگا اس کا حشر بہت ہی برا ہوگا۔

(۴) پلصراط سے بجلی کی چمک کی طرح گذر جائے۔ کیوں کہ وہی وہ جگہ ہے جس
نیک آدمی بجلی کی طرح گذر جائیگا اور گناہگار سیاہ کار کبھی اس پل کو پار نہ کر سکے گا، اور
جہنم کی آگ میں کٹ کر گر جائے گا۔

(۵) اس کا حشر انبیاء کرام کے ساتھ ہوگا سبحان اللہ سبحان اللہ، جس آدمی کا حشر
انبیاء کرام کے ساتھ ہوگا جس کے حساب وکتاب انبیاء کرام کے ساتھ ہونگے اس کے
پر کیسے مصیبت آسکتی ہے اس کا حساب وکتاب کیسے گڑ بڑ ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے نبی معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ سرزد ہو ہی نہیں سکتا تو جس سے گناہ ہو ہی
نہیں سکتا اس کے ساتھ حساب وکتاب ہونا بہت بڑی بات ہے۔ بہت فخر کی بات ہے۔

(۶) اس کا گھر جنت میں سرخ یاقوت سے بنایا جائیگا جس کے چالیس دروازے

ہونگے جس دروازے سے چاہے وہ جنت میں داخل ہوجائیگا پتہ یہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے
چھ چیزیں جو دینے کی بات کہی ہے ان چھ چیزوں میں عالم باعمل کو اس نے سب کچھ
عطا کر دیا جو آخرت میں اسے چاہیے، تو میرے دوستوں اور بزرگوں اللہ تعالیٰ کے رحم
وکرم پر ہے۔ جس کو چاہیگا عطا کر دے جو کسی انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا کسی
کے ذہن وخیال میں بھی نہ ہوگا کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ مجھے عطا کر سکتا ہے۔

حدیث شریف۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمل علماء کے
درجات مومنین کے درجات سے سات سوگنا زیارہ بلند ہونگے اور ہر دو درجوں کے بیچ
کی مسافت پانچ سو سال کی ہوگی اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ علم کی عمل پر فضیلت کی
پانچ وجہیں ہیں (۱) بغیر عمل کے بھی علم حاصل ہوجاتا ہے لیکن عمل بغیر علم کے حاصل
نہیں ہوتا (۲) علم بغیر عمل بھی نافع ہوتا ہے اور عمل بغیر علم کے نفع کا باعث نہیں
ہوتا (۳) علم نور کا چراغ ہے چراغ کی روشنی ہے جس طرح بغیر چراغ کی روشنی
نہیں ہوسکتی اسی طرح بغیر علم کے دل کے اندر ایمان کی روشنی نہیں مل سکتی ایمان کی
روشنی نہیں جل سکتی دینی علم کے علماء کا درجہ بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہے، حضور
اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علماءُ امتی کانبیاء بنی
اسرائیل، کہ مری امت کے علماء بنی اسرئیل کے امبیاء کی طرح ہے (۴) علم اللہ ہی
کی ایک صفت ہے اور عمل بندوں کی صفت ہے اور اللہ کی صفت ہر حال میں بندوں کی



فت سے افضل واعلیٰ ہے بلند وبالا ہے۔

محترم حضرات مذکورہ حدیث پاک سے یہ بات روز روشن کی طرح
ہر ہوجاتی ہے کہ عالم باعمل کا درجہ کتنا بلند و بالا ہے کتنا بلند مرتبہ اور کتنا شان
الا ہے۔

بس ضروت ہے اپنے کردار کو بچائے رکھنے کی اپنے cerecter کو بری
یزوں سے بچائے رکھنے کی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
کہ فرمایا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم اور ملک
یں سے کسی ایک چیز کو چننے کا اختیار دیا گیا کہ آپ ان دونوں چیزوں میں سے کسی
ایک چیز کا انتخاب کرلیں کسی ایک چیز کا چناؤ کرلیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے
علم کو اختیار کرنا پسند فرمایا علم کو حاصل کرنا پسند فرمایا کیونکہ آپ بھی جانتے ہیں کہ علم
حاصل ہوجائے گا تو خود بہ خود ملک حاصل کیا جاسکتا ہے کسی بھی چیز کو بغیر علم کے حاصل
نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہوجائے کہ فلاں جگہ پر کیا چیز رکھی
ہے تب تک کوئی بھی شخص اسے کیسے حاصل کرسکتا ہے اسی لئے آپ نے علم کو پسند
فرمایا اور اسی کے سبب آپ کو علم اور ملک دونوں چیزیں عطا کردی گئیں۔ اب آگے
آگے دیکھتے ہیں ایک کتاب۔ ہے (مجالس الابرار) جس میں ایک حکیم کا قول نقل کیا
گیا ہے، حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ علم تین حروف سے بنتا ہے، عین، لام، اور میم عین
علمین سے مشتق ہے اور لام لطف سے اور میم ملک سے ہے پتہ یہ چلا کہ عین صاحب علم

کوعلیین تک پہنچا دیتی ہے جو جنت میں ایک خاص مقام کا نام ہے اور لام کے معنی لطیف (یعنی) مہربانی کرنے والا بنا دیتی ہے اور میم جس کا مطلب ومفہوم ہوتا ہے کہ مخلوق کو بادشاہ بنا دیتی ہے ان تینوں کے مفہوم اور خلاصہ کیا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ علم حاصل کرنے کے بعد انسان مخلوق تو کیا پوری دنیا پر بادشاہت کرسکتا ہے پوری دنیا کو قبضے میں کرسکتا ہے علم کی فضیلت وشرافت اور مرتبہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی بھی دلالت کرتا ہے۔ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے میرے محبوب، قل رب زدنی علما، کہ آپ مجھ سے علم کی زیادتی طلب کریں اور عرض کریں کہ اے میرے پروردگار میرے علم میں اضافہ فرمادے اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کی زیادتی طلب کرنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہیں فرمایا سوائے علم کے اس سے معلوم ہوا کہ علم ایک ایسی دولت ہے۔ جس کا دنیا و مافیہا میں کوئی نعم البدل نہیں کوئی ثانی نہیں دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

## چار آدمیوں کو بغیر حساب جنت کے دروازے پر لایا جائیگا

حدیث۔ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث بیان کی گئی ہے جس سے عالم کی فضیلت عابد پر بیان کی گئی ہے پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کے دن لوگوں کا حساب کتاب شروع ہوگا تو چار آدمیوں کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت کے دروازے پر لایا جائے گا وہ چاروں یہ حضرات ہیں (۱) عالم باعمل (۲) وہ حاجی جس نے اپنا حج اللہ کے احکام کے مطابق



بغیر کسی فساد و جھگڑا اور گالی گلوچ کے ادا کیا ہوگا (۳) میدان جنگ میں شہید ہونے والا (۴) وہ سخی جس نے حلال ذرائع سے مال کمایا اور بغیر نمود ونمائش اور ریاء کے اسکے راستے میں خرچ کیا تو جب ان چاروں کو جنت میں داخل ہونے کا حکم ہوگا تو وہ آپس میں اس بات پر جھگڑے کہ پہلے جنت میں کون داخل ہوگا تو اسے اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت جبرئیل کو ان لوگوں کے بیچ فیصلہ کرنے کے لئے بھیجے گا حضرت جبرئیل وہاں حاضر ہونگے اور سب سے پہلے شہید سے پوچھے گے کہ تم کس عمل کی وجہ سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونا چاہتے ہو۔ تو وہ شہید فوراً جواب دیگا کہ میں نے اللہ کے دین اور حق کو بلند کرنے کے لئے کفار سے جنگ وقتال کی اور اپنے خون کا ایک ایک قطرہ تک اسلام کی خاطر بہادیا اور جام شہادت نوش کیا کیونکہ میرا مقصد صرف اللہ کو راضی کرنا تھا اس لئے میں جنت میں داخل ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں تب پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے پوچھینگے کہ تجھے کس نے بتایا کہ شہادت کا درجہ اتنا ہے کہ شہید بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا تو وہ پھر جواب دیگا کہ یہ بات مجھے ایک عالم دین نے بتائی تھی اور اسی طرح حاجی اور سخی سے بھی سوال پوچھیں جائیں گے اور وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ اعمال کی اہمیت ان کے علماء نے بتائی تھی تو جبرئیل پوچھے گا کہ وہ عالم تمہارا استاد ہے اور استاد کے ادب کو ملحوظ خاطر رکھو تو عالم فوراً پکار اٹھے گا اور عرض کریگا کہ اسے میں نے یہ علم اس سخی کی سخاوت اور احسان کے سبب ہی حاصل کیا تھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا۔

که اس عالم نے سچ کہا تب جنت کے محافظ کو حکم ہوگا کہ وہ جنت کا درواز[ہ]
کھول دے تاکہ سب سے پہلے سخی اس میں داخل ہوسکے بعد باقی تمام کو یکے بعد
دیگرے جنت میں داخل ہونے کا حکم ہوگا۔

حدیث ۔ایک مرتبہ پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے
دروازے پر تشریف لائے تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شیطان حیران و پریشان
کھڑا ہے جب آپ کی نظر شیطان پر پڑی تو آپ نے پوچھا کہ تیرا یہاں کیا کام ہے
اور تو یہاں کس مقصد سے کھڑا ہے تو شیطان نے جواب دیا کہ میں مسجد میں داخل
ہوکر نمازی کی نماز میں خلل ڈال کر اسے اجر سے محروم کرنا چاہتا ہوں اسے ثواب سے
محروم کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کے پاس جو آدمی سو رہا ہے میں اس سے
ڈرتا ہوں تو پیارے آقا نے فرمایا وہ آدمی جو اللہ کی عبادت میں مشغول ہے جو عبادت
کرر ہا ہے اور اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرنے کا شرف حاصل کرر ہا ہے تو اس سے
کیوں نہیں ڈرتا اور غفلت میں سونے والے سے اتنا کیوں خوف زدہ ہے تو شیطان
نے جواب دیا نماز میں جو نمازی مشغول ہے وہ جاہل ہے اور اس کے نماز میں خلل
ڈال کر اجر سے محروم کرنا آسان ہے مگر جب کہ سونے والا عالم ہے اور جب میں اس
نمازی کو نماز کے ارکان سے غافل کرکے اس کی نماز کو ضائع کردوں گا تو یہ سونے
والا بیدار ہوکر جلدی جلدی اسے بتا کر اس کی نماز کو درست کروادیگا اس لئے میں اس
سے خوف زدہ ہوں اس لئے پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے



ارشاد فرمایا کہ عالم کی نیند بھی جاہل کی عبادت سے بہتر ہے۔

تو پتہ یہ چلا کہ ہر عام انسان کو عالم کی صحبت اختیار کرنی چاہے تاکہ کہیں کوئی
غلط قدم شیطان اٹھاوانے کیلئے سوچے کیوں کہ جتنا غلط کام ہم کررہے ہیں سب
شیطان ہی کروارہا ہے تو ہوسکتا ہیکہ کسی عالم کے ساتھ رہنے پر شیطان ڈر کر اس
انسان سے بھی دور دور بھاگے۔درود شریف پڑھ لیں اللھم صلی علیٰ الخ۔

محترم دوستو پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ اُطلب العلمَ ولوکان باالصین (یعنی) علم حاصل کرو اگر چہ ملک چین
جانا پڑے، پتہ چلا کہ جب چین جاکر علم حاصل کرنے کی بات آئی ہے تو ضرور کچھ خصو
صیت ہے علم میں، تو میں یہ کہتا ہوں کے بغیر علم کے دنیا کی کوکسی چیز کو ہم اور آپ نہیں
پہچان سکتے ہیں کیونکہ انسان کو پہچاننا ہے تو بھی علم کی ضرورت ہے جانور کو پہچاننا ہے تو
بھی علم کی ضرورت ہے ماں کو پہچاننا ہے تو بھی علم کی ضرورت ہے باپ کو پہچاننا ہے تو
بھی علم کی ضرورت ہے کسی رشتہ دار کو پہچاننا ہے تو بھی علم کی ضرورت ہے کسی پرندہ کو
پہچاننا ہے تو بھی علم کی ضرورت ہے کسی نامعلوم شخص کو پہچاننا ہے تو بھی علم کی ضرورت
ہے کسی عالم دین کو پہچاننا ہے تو بھی علم کی ضرورت ہے کسی مقتدی کو پہچاننا ہے تو بھی علم
کی ضرورت ہے کسی امام کو پہچاننا ہے تو بھی علم کی ضرورت ہے گویا کہ پتہ یہ چلا کہ اگر
چیونٹی کو بھی پہچاننا ہے کہ نر ہے کہ مادہ ہے تو علم کی ضرورت ہے جب تک علم نہیں ہے ہم
کسی کو کیسے پہچان سکتے ہیں اور سبھی چیزوں کی پہچان ہوجائے اسی کو علم کہتے ہیں۔

اللھم صلی علیٰ سیدنا مولانا محمد، الخ۔

حدیث پاک۔ پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے علماء کی زیارت کرنے والوں کیلئے اپنے عرش کے نیچے ایک شہر پیدا فرما رکھا ہے جس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہیکہ جس نے علماء کی زیارت کی سیاہی ہوگا کہ گویا اس نے انبیاء کرام کی زیارت کا شرف حاصل کرلیا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء کی خدمت میں ایک گھڑی بیٹھنا اللہ کے نزدیک ایک ہزار سال کی عبادت سے بھی زیادہ محبوب ہے (درۃ الناصحین)

آگے پیارے آقا ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مومن کسی عالم کی موت کی وجہ سے غمزدہ ہوتا ہے اور وہ پریشان ہوجاتا ہے تو اسے ہزار علماء اور ہزار شہداء کا ثواب عطا کیا جاتا ہے کیوں کہ پیارے آقا نے ارشاد فرمایا کہ ایک عالم کی موت پورے جہان کی موت ہے اور ایک دوسری کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جو آدمی کسی اہل علم کو گالی دے اور اسی سے یعنی عالم دین سے بکواس کرے وہ دائرہ ایمان سے خارج ہوتا ہے امام محمد اور فقہاً کے نزدیک اس گستاخ کی عورت کو طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے حضرت صدر الشریعہ نے اپنی کتاب فتاوی بدیع الدین میں یہی لکھا ہے پھر آگے ہم سب کے آقا ارشاد فرماتے ہیں کہ عنقریب میری امت پر ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ علماء اور فقہاً سے نفرت کرینگے اور ان سے دور بھاگینگے تو ان کو تین آزمائشوں میں مبتلا کردیا جائیگا (۱) ان کی کمائی سے برکت اُٹھالی جائیگی (۲) ان پر ظالم حکمراں مقرر کردیئے



# چھٹی تقریر

## میلاد مبارک

دیکھو دیکھو مبارک مقام آگیا

لب پہ مرے درود و سلام آگیا

مری کشتی بھنور سے بچی اس گھڑی

جب لبوں پر محمد کا نام آگیا

# ☆ میلاد مبارک ☆

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

اما بعد:

فاعوذ با الله من الشیطن الرجیم.بسم الله الرحمٰن الرحیم.

الحمدالله نحمده ونستعینه و نستغفره ونومن به ونتوکل
علیه ونعوذباالله من شرورانفسنا و من سیئیات اعمالنا من یهدی
ه الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له ونشهدان محمدا عبده
ورسوله .اما بعد.

فاعوذ باالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم.

**قد جاء کم من الله نور وکتاب مبین۔**

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم،،

شمع رسالت کے پروانو اللہ اور اسکے رسول کے چاہنے والو غوث اعظم کے
یوانو جملہ انبیاء کرام کے عقائد حسنہ کو اپنانے والو جملہ اولیاء کرام کے مزارات پر
ضری دینے والو خواجہ غریب نواز کے متوالو خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی باتوں کو



نصیحت آموز بنا کر اپنے دلوں میں اتارنے والو محبوب الٰہی کے در پر جا کر فاتحہ پڑھنے
والو آیئے ہم اور آپ اس آقاء نامدار مدینے کے تاجدار دونوں عالم کے مالک ومختار
غریبوں کے غم گسار بے سہاروں کے سہارا کی بارگاہ بے کس پناہ میں نذرانہ گلہائے
عقیدت بصد آداب ومحبت اس انداز میں پیش کرتے ہیں ۔اللھم صلی سیدنا مولانا۔
نعت پاک کے چند اشعار آپ تک پہو چانے کی کوشش کر رہا ہوں سماعت کریں۔

میرے مصطفیٰ کے جیسا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رتبہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

شہہ انبیاء کو حق نے کوثر عطا کیا ہے
کسی اور کا یہ حصہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

میرے مصطفیٰ کو جو بھی بشر اپنی طرح سمجھے
کوئی اس سے بڑھ کے گدھا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

سرے عرش خود خدا نے کہا اے حبیب آؤ
کبھی ہم میں تم میں پردہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

اردو میں نعت سرور کوئی کیا کہے گا جوہر
کوئی دوسرا رضا سا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

وہ کام مبارک اور پسندیدہ رب ذوالجلال ہے جواول واخر پیارے مصطفی علیہ التحیة والثناء پر درود وسلام کے جھرمٹ میں پروان چڑھے لہٰذا سب سے پہلے آیئے ہم سب مل کر درود پاک پڑھ لیں۔ اللھم صلیٰ الخ۔

محترم بزرگون اور دوستون محفل میلاد پاک میں جو آیت کریمہ تلاوت کی گئی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرنے سے قبل کچھ اللہ والوں کی باتیں بیان کردی جائیں تاکہ ہماری جڑ اور مضبوط رہے اور ہم لوگ اہل اللہ کے دامن کرم سے مضبوطی کے ساتھ وابسطہ رہیں کیونکہ قرآن وحدیث سے یہ امر مسلم اظہر من الشمس ہو چکا ہے کہ بغیر اولیاء کرام کے وسیلہ کے کسی کی بارگاہ تک ہماری رسائی ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی اور بغیر بارگاہ رسالت کے بارگاہِ الٰہی میں رسائی نہیں ہوسکتی قرآن پاک میں صاف صاف فرمادیا گیا ہے ذلک من آیت اللہ۔ من یھدی اللہ فھو المھتدی و من لیضلل فلن تجدله ولیا مرشدا۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی نشانیوں کے ذریعہ جیسے چاہے ہدایت فرمادیتا ہے اور جیسے گمراہ کرنا چاہے اسے دینا میں ولی مرشد نصیب نہیں ہوسکتا لہٰذا پہلے اہل اللہ کے بارے میں قرآن وحدیث سماعت کیجئے پڑھیں درود شریف اللھم صلی علی سیدنا ومولانا۔۔۔



# اہل اللہ کی شان قبولیت۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب ومقبول کرنا چاہتا ہے تو پہلے اپنی طرف سے اس کی قبولیت کا کیا اہتمام فرماتا ہے سنئے حدیث پاک میں آیا ہے، قال رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا احبّ عبدا دعی جبرئیل فقال انیّ اُحب فلانا فاحبه قال فیحبه جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحِبه فیحبه اهل السماء ثم یوضعُ له القبول فی الارض۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے جبرئیل میں فلا بندہ سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو اور تمام آسمان کے فرشتوں میں یہ اعلان کردو کہ وہ سب بھی اس سے محبت کریں پھر اس بندہ محبوب کی محبت وقبولیت تمام روئے زمیں میں پھیلادو کہ روئے زمین کا ذرہ ذرہ اس بندۂ محبوب کو محبوب رکھے۔ دیکھا آپنے کہ اہل اللہ کی شان قبولیت کہ ذرہ ذرہ محبت کرنے پر مجبور ہے۔

# اہل اللہ کی تعظیم کا جھگڑا

یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعظیم و توقیر میں نہ کوئی اختلاف تھا نہ اب ہے اور نہ آئندہ کوئی اندیشہ ہے اختلاف تو اہل اللہ کی تعظیم میں ہوا ہے اور قیامت تک رہیگا اور اسی سبب سے مسلمانوں مین تفریق ہوتی رہے گی۔

محترم دوستوں اور بزرگوں مسلمانوں کی ایک ٹولی ہے جو ایڑی سے چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہے کہ پورا مسلم معاشرہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائے تاکہ مسلم اقتدار پھر سے پروان چڑھے تاکہ کھویا ہوا زمانہ پھر سے ہاتھ لگے افتراق بین المسلمین تو اہل اللہ کے ساتھ بغض عداوت کے شکل میں نمودار ہوا اور یہ بات بھی نہیں ہے کہ یہ لوگ قرآن نہیں پڑھتے احادیث نبویہ کا مطالعہ نہیں کرتے تواریخ اہل بیت رسول اور حالات صحابہ نہیں دیکھتے بلکہ یہ لوگ پڑھتے بھی ہیں پڑھاتے بھی ہیں یہ تو قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ۔ یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا ۔یعنی قرآن کریم کے ذریعہ بہت سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ ہدایت پالیتے ہیں قرآن کی ہدایت سے تو یہ ظاہر ہے کہ بصیرت و ادراک اہل اللہ نعمت ہے خدائے قدیر نے محض اپنے دوستوں ہی پر اس کا دروازہ کھولا ہے لہٰذا یہ خدائی نعمت تو بس یہ انہیں اہل اللہ کے



دروازے پر جانے سے ہی میسر آسکتی ہے۔ پڑھیئے درود پاک اللھم صلی علی۔۔۔۔۔

برادران ملت السلامیہ میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و بعثت کا ذکر جمیل فرما رہا ہے اور اپنے پیارے کے لئے کس قدر پیارے انداز میں ارشاد فرمایا (اے لوگوں) اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمھارے پاس نور مجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کتاب مبین اپنے ہمراہ لائے مفسرین کرام اس آیت کریمہ کی تفسر میں ارشاد فرماتے ہیں یہاں نور سے مراد ذات گرامی حضور سرور کائنات علیہ الحیۃ والتسلیمات ہیں اور کتاب مبین سے مراد قرآن کریم نور کی تعریف ہے۔ الظاھر لنفسہ و لمظھر ،وبغیرہ، یعنی نور وہ ہے جو خود تو روشن ہو ہی دوسروں کو بھی روشن کرے جس طرح آفتاب کو دیکھنے کے لئے کسی روشنی کی ضرورت نہیں وہ خود ہی روشن ہے اس کی روشنی میں دنیا کی تمام چیزیں روشن ہو جاتی ہیں اور دیکھی جاتی ہیں،

بلا تمثیل اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت میں دنیا کی تمام چیزیں مشہور و معروف ہوگئیں اور چمک اٹھیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرت کیلئے کسی خاندانی اقتدار کی حاجت نہیں پڑی اسی وجہ سے آپ کسی بادشاہ کے گھر

پیدانہیں ہوئے کیونکہ دنیا والے کہتے کہ بادشاہت کی وجہ سے آپکوشہرت ملی ہے
بادشاہت کی وجہ سے دنیا کے لوگ آپکو پہچانتے ہیں خاندانی وقار نے آپکو چمکا دیا ہے
اسی وجہ سے خاندان کے لوگ بھی اعلان نبوت کے پہلے ہی یکے بعد دیگر دنیا سے
رخصت ہوگئے تھے، اور جو عزیز واقارب بچ گئے تھے وہ جان کے پیاسے تھے سوائے
حضرت ابوطالب کے جب تک حضرت ابوطالب زندہ رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پر جان نثار کرتے رہے دل وجان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہتے رہے حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کی یہ شہرت وچمک نہ کسی بادشاہت کے وجہ سے تھی نہ کسی لشکر جرار کی وجہ
سے تھی نہ کسی سامان حرب واسلحہ کی وجہ سے تھی نہ کسی فوجی تنظیم کی وجہ سے تھی بلکہ بظاہر
دیکھئے تو یہ تمام چیزیں وہاں مفقود تھیں آپ کی شہرت آپکی چمک دمک آپکی مہک محض
فضل خداوندی اور آپکا اخلاق کریمانہ آپکی سچائی اور آپکی نبوت ورسالت کی وجہ سے
تھی اسی وجہ سے آپکی ولادت پاک سے پہلے ہی دنیا میں ہلچل مچ گئی تھی کہ نبی
آخرالزماں تشریف لانے والے ہیں آپ کے تشریف لانے سے پہلے ہی دنیا میں
چراغ جلنے لگے تھے اور خوشی کے بادل امنڈ امنڈ کر آنے لگے تھے، ابلیس اور اسکی
ذریت واویلہ مچانے لگی تھی فرعونیت کے ایوان میں زلزلہ کے آثار ضرور پیدا ہونے
لگے تھے، جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آسمان پر روشنی پھیل جاتی ہے



بلاتمثیل آفتاب رسالت کے طلوع ہونے سے پہلے ہی دنیا میں اُفق پر سفیدی
اور چمک جھلکنے لگی تھی جانور اور نباتات اور جمادات اور عندلیبان چمن آپکی آمد کے
ترانے پہلے ہی گانے لگے تھے کہ نبی آخرالزماں پیدا ہونے والے ہیں اور جب آپ
خاندان قریش کے بنی ہاشم کی گود میں تشریف فرما ہوئے تو یہ سب چیزیں آپ کو
پہچاننے لگیں اور آپ درود وسلام کی ڈالیاں پیش کرنے لگیں اور اعلان رسالت کے بعد
ہی سے جس طرف آپ تشریف لے جاتے شجر وحجر آپ کو سلام کرتے چرند پرند آپ کو
پہچانتے آپکی بارگاہ میں اپنی فریادیں پیش کرتے آپ کی رسالت پر گواہیاں دیتے
پتھر آپکا کلمہ پڑھتے سوکھی لکڑی آپکی محبت میں گریہ وزاری کرتی۔ چاند مطیع و
فرمابردار سورج آپکے حکم کا علمبردار پہاڑ آپکی محبت میں سلام کریں درخت اشارہ پاکر
آپکی خدمت میں حاضر ہوجائیں۔ ایسے بے شمار آپکے براہین ومعجزات جو آپ کے
نورانی رسول ہونے پر بین دلیل ہیں۔

اس آیت کریمہ میں آپکو نور فرمایا گیا تو یقیناً نور کا سایہ نہیں ہوتا کیونکہ سایہ
اس ظلمت کا نام ہے جو جسم کثیف کے روشنی کی رکاوٹ سے زمین پر جو تاریکی پڑتی
ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے کے مخالفین سے دریافت کیجئے کہ
اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اس زمین پر تاریکی پھیلانے آئے

تھے یا روشنی پھیلانے کیلئے ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ سایہ کی تاریکی بھی اپنے محبوب کیلئے
قدرت کو گوارہ نہیں اسلئے سایہ ہی نہ رکھا آسمانی کتابوں میں آپکا نام محمد کیونکہ آپ اپنے
رب کے سب سے زیادہ سراہے ہوئے ہیں اور آسمان پر آپکا نام احمد ہے کیونکہ اس
روئے زمین پر سب سے زیادہ اپنے رب کی تعریف وتوصیف کرنے والے آپ ہی
ہیں۔ شعر

پاس سجدے بھی تھے روزے بھی زکوٰۃ وحج بھی
حشر میں کام نہ آیا تیری رحمت کے سوا

## واقعہ

ایک بار خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک قافلہ کے ساتھ
تجارت کی غرض سے ملک شام کی طرف روانہ ہوئے ابھی اسلام کا ظہور نہیں ہوا تھا
منزلیں طے کرتے ہوئے جب ملک شام کی سرحد پر پہونچے وہاں ایک بہت بڑے
جنگل سے گذر رہے تھے وہاں شام ہوگئی تو رات کی تاریکی کے باوجود سفر طے فرماتے
ہیں اچانک عسائیوں کا ایک کلیسا نظر آیا جہاں چراغ جل رہا تھا کلیسا دیکھ کر جان میں
جان آئی جیسے ہی کلیسا کے قریب پہونچے ایک چوکیدار باہر نکلا اور اس نے آنے والے



مسافروں کی آہٹ سنکر کہا تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آرہے ہو حضرت ابوبکر صدیق
اور انکے ہمراہیوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ مکہ معظمہ کے رہنے والے ہیں ملک شام
تجارت کی غرض سے گئے تھے اب رات ہوگئی ہے راستہ نہیں دیکھائی دے رہا ہے اور
اس بیابان میں خوفناک درندوں کا اندیشہ بھی ہے خدارا ہمیں پناہ دو۔ ہماری جان بچاؤ
ہمیں رات بھر ٹھرنے کی اجازت دیدو چوکیدار نے کہا بھائی میں یہاں کا مالک نہیں
ہوں میں تو یہاں کا دربان ہوں مالک ومتولی تو ہمارا آقا ہے جو ایک مدت سے حجرہ نشین
ہے اور کسی سے ملتا بھی نہیں۔ آپ لوگ روکو پہلے میں اپنے آقا سے اجازت لے لوں
پھر تمہیں یہاں میں ٹھرنے کی اجازت دے سکتا ہوں اور اجازت نہیں ملی تو چاہے تم مرو
یا جیو میں مجبور ہوں ویسے بھی ہمارے یہاں کسی کو ٹھرانے کا دستور نہیں ہے۔
غرض اس نے اپنے آقا راہب کے دروازے پر دہلیز چوم کر اندر آنے کی
اجازت مانگی اجازت ملتے ہی اندر حاضر ہوکر ایک گوشہ میں مودب کھڑا ہوگیا راہب
نے کہا اس وقت کیسے کمرے میں آئے کیا ضرورت پیش آگئی پاسبان کلیسا نے عرض کیا
حضور مصیبت کے مارے دو آدمی کلیسا کے دروازے پر آگئے ہیں اور وہ اپنے کو مکہ کا
رہنے والا بتاتے ہیں اور رات آپکے کلیسا میں گذارنا چاہتے ہیں راہب نے کہا ان
سے معلوم کرو کہ کیا وہی مکہ ہے جو کھجوروں کے جھرمٹ اور پہاڑوں کے درمیان آباد

ہے اور آنے والوں سے یہ بھی معلوم کرو کہ انکا نام مع ولدیت کیا ہے پاسبان کلیسا نے
واپس آکر مسافروں سے سوالات شروع کردئے۔

کیا یہ وہی مکہ ہے جو پہاڑوں کے درمیان میں آباد ہے کیا یہ وہی مکہ ہے
جہاں قدم قدم پر کھجوروں کا جھرمٹ ہے، تب حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا ہاں
ہاں وہی مکہ ہے پاسبان کلیسا نے پھر سوال کیا اگر زحمت نہ ہو تو اپنا نام بھی مع ولدیت
کے بتادو مرے آقا یہ بھی دریافت فرمارہے ہیں تب حضرت ابوبکر صدیق نے جواب
دیا مرا نام ابوبکر ابن ابوقحافہ ہے، پاسبان کلیسا یہ تفصیل معلوم کرکے پھر اپنے آقا راہب
کے حجرے میں مودب حاضر ہوا اور عرض کیا حضور یہ وہی مکہ ہے جو کھجوروں کے
جھرمٹ اور پہاڑوں کے درمیان آباد ہے اور آنے والے کا نام ابوبکر ابن ابوقحافہ ہے
یہ سنتے ہی راہب چونک پڑا اور کہا جاؤ فوراً اس مسافر کو میرے پاس لاؤ۔

پاسبان کلیسا یہ سن کر حیرت میں پڑ گیا کہ مرا آقا راہب تو ایک مدت ہوئی!
کسی کو شرف ملاقات نہیں بخشتا ہے آخر یہ ماجرا کیا ہے اسی عالم حیرت میں آکر عرض
کرتا ہے کہ اے آنے والوں مسافروں تمھارا نصیبہ جاگا چلو مرا آقا تم لوگوں کو اپنے
خلوت خاص میں یاد فرمارہا ہے یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق آگے بڑھے اور راہب کے
خلوت خاص میں پہونچے راہب نے بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا اور حضرت ابوبکر



صدیق کا چمکتا ہوا چہرہ اور کبھی پیشانی کبھی ہاتھ پاؤں کبھی پورا قد وقامت دیکھ کر ملاحظہ
کرکے کہا کہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو آپ داہنے ہاتھ کے کلائی کو کھول کر دکھلادیں
حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی کلائی کھولکر شمع روشنی میں راہب کے سامنے پیش کردی
کلائی کی تل دیکھتے ہی ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور فرط شوق سے کہنے لگا کہ بلاشک
تمہیں امیر المومنین ابوبکر صدیق کہوں اور تمہیں مبارکباد دوں کہ عنقریب نبی
آخر الزماں مکہ میں ظہور فرمانے والے ہیں جس کے لاکھوں شیدائی ہوں گے سب سے
پہلے تم شیدائی ہو نبی آخر الزماں کا اور تمہارا سراپا اور ان کے ساتھ تمہارا عشق ہمارے
آسمانی صحیفوں میں من وعن مذکور ہے یقین نہ ہو تو یہ صحیفہ دیکھو تمہارے تل کا ذکر بھی
اس میں ہے اور تمہارا اتمام اور سراپا اور نبی آخر الزماں کا سراپا اور ان کا ظہور سب اسی
میں مذکور ہے اور مجھے یقین ہوگیا کہ تم وہی ابوبکر صدیق ہو۔

لہٰذا اب تم کلیسا کیا تم چاہو تو ہماری کھوپڑی پر بھی آرام کرسکتے ہو مختصر یہ کہ
رات بھر حضرت ابوبکر اور ساتھیوں نے کلیسا میں آرام فرمایا مگر نیند نہ آئی کیونکہ راہب کی
باتیں ان کے نزدیک معمہ سی بن گئی تھیں کہ کلیسا کا راہب کیا بول رہا ہے اور کہاں سے
بول رہا ہے بہر حال جیسے تیسے رات گذار کر منزل در منزل حضرت ابوبکر صدیق اس
وادی مکہ میں داخل ہوئے ادھر ابوجہل ان کی راہ دیکھ رہا تھا جب مکہ میں ابوجہل سے

ملاقات ہوئی تو کہنے لگا ابوبکر تم بہت دنوں کے بعد تجارت سے مکہ کو واپس آئے ہو تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے پیچھے مکہ میں کیا گل کھل رہا ہے مرا بھتیجہ محمد بن عبداللہ ویسے تو بچپن سے بڑی صلاحیت وصداقت کا مالک تھا مگر کچھ دنوں سے تمہارے پیچھے کچھ ان کی سی اثرا رکھی ہے خدائے وحدہٗ لاشریک کے پجاری ہو تم سے آتے ہی اس لئے کہہ دیا ہے کہ تم سمجھدار آدمی ہو تم کو تجربہ بھی ہے تم ہمارا ساتھ دو گے لوگوں کو سمجھاؤ گے کہ لوگ اس کی باتوں میں نہ آجائیں، حضرت ابوبکر صدیق نے ابوجہل کو جواب دیا میں ابھی سفر سے تھکا ماندہ چلا آرہا ہوں گھر جاکر ذرا سکون ملے گا تب ادھر توجہ کروں گا یہ کہکر اس سے رخصت ہوئے مگر دل میں وہی کلیسا والی بات دھڑکن بنکر ذہن و دماغ میں گھوم رہی تھی اور ابوجہل کی بات سن کر اور بے چین ہو گئے،

!گھر آکر رخت سفر ادھر ادھر ڈالکر فوراً گھر سے چلدیے کہ میں بھی دیکھو اصلیت کیا ہے راہب کی باتیں رہ رہ کر دل میں چٹکیاں لے رہی ہیں اور سوچتے جارہے ہیں کہ وہ بچپن سے امانت دار مکہ سمجھے جاتے ہیں اور کبھی جھوٹ نہیں بولتے ہیں اس نئی بات کی حقیقت کیا ہے اسی تلاش میں نکلا ہے ایک دیوانہ ادھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اعلاء کلمۃ الحق کا پرچم لئے ایک پہاڑی پر کسی آنے والی شخصیت کا انتظار فرمارہے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق گلیوں میں سے نکل کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو گئے سرور کونین نے ارشاد فرمایا ابوبکر تم کہاں تھے مرے پاس خدائے وحدہٗ لاشریک کا پیغام آچکا ہے میں نبی اخرالزمان ہوں تمہیں صدیق اکبر کا خطاب ملنے والا ہے کلمہ توحید کا اقرار و تصدیق کرو یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی کہ حضور میں بچپن ہی سے آپکے سچائی کا قائل ہوں دل سے مانتا ہوں مگر اس وقت اطمنان خاطر کے لئے کوئی دلیل و معجزہ رحمت فرمادیجئے ارشاد فرمایا کہ کیا کلیسا میں راہب والی بات تمہارے لئے دلیل و معجزہ نہیں کیا راہب نے تمہاری کلائی والی تل نہیں دیکھی اور کیا اس نے نبی اخرالزمان کے ظہور کے بارے میں تم سے نہیں کہا اور کیا تمہاری جان نثاری اور تمہیں امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبر کے لقب سے تم کو نہیں یاد کیا آسمائی کتابوں اور آسمانی صحیفوں کا حوالہ نہیں دیا بس یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق بے چین ہو گئے کہ ابھی سے انکو غیب کی باتیں معلوم ہو گئیں، بیخودی کے عالم میں جھوم اٹھے اور اپنی تمام متاع زندگی سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر کے دل سے پڑھ لیا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور ہمیشہ کے لئے دامن سرور کونین سے وابسطہ ہو گئے اور عمر دراز لوگوں میں سب سے پہلے صحابی رسول بن گئے یہ ہے،

!قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین، وہی پیارے رسول نور مجسم صلی اللہ علیہ

وسلم نے دنیا کے چپہ چپہ میں اپنی روشنی پھیلادی اور جگہ جگہ دنیا میں اپنے نور کا ایک
ایک مینار قائم کردیا کہ جو جہاں ہو وہیں اس ستارہ نور سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اسی
روشنی میں کتاب مبین کی تلاوت کرتا رہے یہ عاشقان مصطفی اولیاء کرام اسی نور مجسم کے
منارہ نور ہیں اور ان کے استانے دارالتصوف کے اور دارالتزکیات ہیں جہاں
گنہگاروں اور خطا کاروں کو نور کی بھٹی میں ڈال کر صاف ستھرا کیا جاتا ہے،

بیشک ہمارا مدینہ عشق و نور کی ایک بھٹی ہے جو عقیدت مند لوگوں کی اپنی
آغوش رحمت میں لیکر صاف ستھرا کر دیتا ہے جیسے آگ کی بھٹی زنگ آلود لوہے کو زنگ
سے پاک وصاف کر دیتی ہے،

بزرگان دین کے یہ آستانے اسی عشق و نور کی بھٹی کے مظہر و پرتو جمیل ہیں
جو کام وہاں ہوتا ہے وہی کام تو انکی نیابت میں یہاں بھی ہوتا ہے اور بھیکاری کی
زبان پر یہاں یہی جاری ہوتا ہے،

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح وشام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا



ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رخ کا جلوہ
ہر کان سن رہا ہے پیارا کلام تیرا
مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شئی پہ نام تیرا

محترم حضرات بارھویں تاریخ دوشنبہ کا دن صبح صادق کا وقت بارہ ربیع الاول شریف بصد جاہ وجلال بنمزاروں تزک احتشام حضور سرور کائنات کے جلوہ فرما ہو کر عالم آرا ہوئے۔

وماعلینا الاالبلاغ واخردعونا ان الحمد الله رب العالمین۔

**تمت بالخیر۔**

جائیں گے (۳) وہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت ایمان کی نور سے محروم ہونگے۔

## لاکھوں سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔ شمع بزم ھدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یار ارم تاجدار حرم ۔ نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود۔ ہم فقیروں کی سروت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند۔ اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

غوث خواجہ رضا حامد و مصطفیٰ ۔ پنج گنج ولایت پہ لاکھوں سلام

جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ۔ ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ۔ سیدی اعلحضرت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور۔ بھجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا۔ مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام





صدیق کا چمکتا ہوا چہرہ اور کبھی پیشانی کبھی ہاتھ پاؤں کبھی پورا قد وقامت کچھ دیر ملاحظہ کر کے کہا کہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو اپنے داہنے ہاتھ کے کلائی کو کھول کر دیکھلاو حضرت ابو بکر صدیق نے اپنی کلائی کھولکر شمع روشنی میں راہب کے سامنے پیش کر دی کلائی کی تل دیکھتے ہی ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور فرطِ شوق میں کہنے لگا کہ بولو تو میں تمھیں امیر المومین ابو بکر صدیق کہوں اور تمھیں مبارک باد دوں کہ عنقریب نبی آخر الزماں مکہ میں ظہور فرمانے والے ہیں جن کے لاکھوں شیدائی ئیوں میں سب سے پہلے تم شیدائی ہو نبی آخر الزمان کا اور تمھارا سراپا اور ان کے ساتھ تمھارا عشق ہمارے آسمانی صحیفوں میں من وعن مذکور ہے یقین نہ ہو تو یہ صحیفہ دیکھ لو تمھارے تل کا ذکر بھی اس میں ہے اور تمھارا تمام اور سراپا اور نبی آخر الزمان کا سراپا اور ان کا ظہور سب اس میں مذکور ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ تم وہی ابو بکر صدیق ہو۔

لہٰذا اب تم کلیسا کیا تم چاہو تو ہماری کھوپڑی پر بھی آرام کر سکتے ہو مختصر یہ کہ رات بھر حضرت ابو بکر اور ساتھیوں نے کلیسا میں آرام فرمایا مگر نیند نہ آئی کیونکہ ساری باتیں ان کے نزدیک معمہ سی بن گئی تھیں کہ کلیسا کا راہب کیا بول رہا ہے اور کہاں سے بول رہا ہے بہر حال جیسے تیسے رات گذار کر منزل در منزل حضرت ابو بکر صدیق اب وادئی مکہ میں داخل ہوئے ادھر ابو جہل ان کی راہ دیکھ رہا تھا جب مکہ میں ابو جہل سے

ملاقات ہوئی تو کہنے لگا ابوبکر تم بہت دنوں کے بعد تجارت سے مکہ کو واپس آئے ہو
تمھیں کیا معلوم کہ تمھارے پیچھے مکہ میں کیا گل کھل رہا ہے مرا بھتیجہ محمد بن عبداللہ ویسے
تو بچپن سے بڑی صلاحیت وصداقت کا مالک تھا مگر کچھ دنوں سے تمھارے پیچھے کچھ
ان کہی سی اڑا رکھی ہے خدائے وحدہٗ لاشریک کے پجاری بنو تم سے آتے ہی اس لئے
کہہ دیا ہے کہ تم سمجھدار آدمی ہو تم کو تجربہ بھی ہے تم ہمارا ساتھ دو گے لوگوں کو سمجھاؤ گے
کہ لوگ اس کی باتوں میں نہ آجائیں، حضرت ابوبکر صدیق نے ابوجہل کو جواب دیا
میں ابھی سفر سے تھکا ماندہ چلا آرہا ہوں گھر جاکر ذرا سکون ملے گا تب ادھر توجہ کروں گا
یہ کہکر اس سے رخصت ہوئے مگر دل میں وہی کلیسا والی بات دھڑکن بنکر ذہن ودماغ
میں گھوم رہی تھی اور ابوجہل کی بات سن کر اور بے چین ہوگئے،

!گھر آکر رخت سفر ادھر ادھر ڈالکر فوراً گھر سے چلدیے کہ میں بھی دیکھو
اصلیت کیا ہے راہب کی باتیں رہ رہ کر دل میں چٹکیاں لے رہی ہیں اور سوچتے
جارہے ہیں کہ وہ بچپن سے امانت دار مکہ سمجھے جاتے ہیں اور کبھی جھوٹ نہیں بولتے
ہیں اس نئی بات کی حقیقت کیا ہے اسی تلاش میں نکلا ہے ایک دیوانہ ادھر سرور کونین صلی
اللہ علیہ وسلم اعلاء کلمۃ الحق کا پرچم لئے ایک پہاڑی پر کسی آنے والی شخصیت کا انتظار
فرمارہے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق گلیوں میں سے نکل کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم



کے سامنے حاضر ہوگئے سرور کونین نے ارشاد فرمایا ابوبکر تم کہاں تھے مرے پاس خدائے
وحدہٗ لاشریک کا پیغام آچکا ہے میں نبی اخرالزمان ہوں تمھیں صدیق اکبر کا خطاب
ملنے والا ہے کلمہ توحید کا اقرار وتصدیق کرو یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی کہ
حضور میں بچپن ہی سے آپکے سچائی کا قائل ہوں دل سے مانتا ہوں مگر اس وقت
اطمنان خاطر کے لئے کوئی دلیل ومعجزہ رحمت فرمادیجئے ارشاد فرمایا کہ کیا کلیسا میں
راہب والی بات تمھارے لئے دلیل ومعجزہ نہیں کیا راہب نے تمھاری کلائی والی تل
نہیں دیکھی اور کیا اس نے نبی اخرالزمان کے ظہور کے بارے میں تم سے نہیں کہا اور کیا
تمھاری جان نثاری اور تمھیں امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبر کے لقب سے تم کو نہیں یاد
کیا آسمائی کتابوں اور آسمانی صحیفوں کا حوالہ نہیں دیا بس یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق بے
چین ہوگئے کہ ابھی سے انکو غیب کی باتیں معلوم ہوگئیں، بیخودی کے عالم میں جھوم
اٹھے اور اپنی تمام متاع زندگی سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرکے دل سے پڑھ
لیا اشھد ان لاالہ الااله واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور ہمیشہ کے لئے
دامن سرور کونین سے وابستہ ہوگئے اور عمر دراز لوگوں میں سب سے پہلے صحابی رسول
بن گئے یہ ہے،

!قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین، وہی پیارے رسول نور مجسم صلی اللہ علیہ

وسلم نے دنیا کے چپہ چپہ میں اپنی روشنی پھیلادی اور جگہ جگہ دنیا میں اپنے نور کا ایک ایک مینار قائم کردیا کہ جو جہاں ہو وہی اس ستارہ نور سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اسی روشنی میں کتاب مبین کی تلاوت کرتا رہے یہ عاشقان مصطفی اولیاء کرام اسی نور مجسم کے منارہ نور ہیں اور ان کے استانے دارالتصوف کے اور دارالتزکیات ہیں جہاں گنہگاروں اور خطاکاروں کو نور کی بھٹی میں ڈال کر صاف ستھرا کیا جاتا ہے،

بیشک ہمارا مدینہ عشق و نور کی ایک بھٹی ہے جو عقیدت مند لوگوں کی اپنی آغوش رحمت میں لیکر صاف ستھرا کردیتا ہے جیسے آگ کی بھٹی زنگ آلود لوہے کو زنگ سے پاک وصاف کردیتی ہے،

بزرگان دین کے یہ آستانے اسی عشق و نور کی بھٹی کے مظہر و پرتو جمیل ہیں جو کام وہاں ہوتا ہے وہی کام تو انکی نیابت میں یہاں بھی ہوتا ہے اور بھیکاری کی بان پر یہاں یہی جاری ہوتا ہے،

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا



ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رخ کا جلوہ
ہر کان سن رہا ہے پیارا کلام تیرا
مالک تجھے بنایا مخلوق کا ذرا ئے
اس واسطے لکھا ہے ہر شئی پہ نام تیرا

محترم حضرات بارہوی تاریخ دوشنبہ کا دن صبح صادق کا وقت بارہ ربیع الاول یف بصد جاہ وجلال بہزاراں تزک احتشام حضور سرور کائنات کے جلوہ فرما ہو کر لم آرا ہوئے۔

وماعلینا الاالبلاغ واخردعوناان الحمد الله رب العالمین۔

تمت بالخیر۔